سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 2-جون 2021

(یوم الاربعاء، 21-شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 7

415

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ شیخ علاؤالدین:
(پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل:
(پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

416

3۔ جناب محمد طاہر پرویز: (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ ثانیہ کامران:

آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے بارہ ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ محترمہ عظمیٰ کاردار:

پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں۔

417

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کابتیسواں اجلاس

بدھ،2۔جون2021

(یوم الاربعاء،21۔شوال1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر7منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝٢٧ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ۝٢٨ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝٢٩ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝٣٠

سورہ الفجر آیات27تا30

اے اطمینان پانے والی روح(27)اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28)تو میرے(ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

ان کی چوکھٹ ہو تو کاسہ بھی پڑا سجتا ہے
در بڑا ہو تو سوالی بھی کھڑا سجتا ہے
ایسا آقا ہو تو لازم ہے غلامی پہ غرور
ایسی نسبت ہو تو پھر بول بڑا سجتا ہے
اور بھاتا ہی نہیں کوئی بھی منظر ان میں
گنبد سبز ہی آنکھوں میں جڑا سجتا ہے
یہ غلامی کہیں کمتر نہیں ہونے دیتی
ان کا نوکر ہو تو شاہوں میں کھڑا سجتا ہے

تعزیت

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے شہریار لنڈ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! میرے بھانجے شہریار لنڈ کی چند دن پہلے death ہو گئی تھی میں گزارش کروں گا کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

PHFMC کے ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں جناب دی وساطت نال لاء منسٹر دی توجہ چاہواں گا کہ مورخہ 9-3-2021 نوں PHFMC دے ملازمین دے حوالے نال لاء منسٹر دے نال میٹنگ ہوئی اے۔ میرے کول اوہناں دے minutes وی نے، جیہڑا وعدہ کیتا سمری تیار ہوئی او وی ہے اور CM صاحب نے جیہڑے آرڈر reject کیتے او وی ہے۔ میری گزارش اے کہ ساڈے آئے دن اسمبلی دے باہر ملازمین احتجاج کردے نیں اور ایہہ روایت رئی اے کہ اوس احتجاج دا کوئی نہ کوئی حل نکل آندا سی۔ اگر نئیں نکلدا سی تے اوہناں نوں پُرامن طریقے نال اوتھوں گھر بھیج دتا جاندا سی۔ ساڈی ایس پارلیمانی تاریخ دے وچ ایہہ واحد حکومت اے جیہڑی خود بحران پیدا کر

دیندی اے حالانکہ تمام بحراناں داresolve کرن دا، اوہناں نوں حل کرن دی صلاحیتاں رکھن آلے لوک وی حکومت وچ بیٹھے نے۔ جہناں دا میں ذکر کر ریاں آں اوہ 2004 وچ appoint ہوئے سن، پرویز الٰہی صاحب ساڈے موجودہ سپیکر صاحب نے ایہناں نوں روزگار دتا سی اور ایہناں دے آن نال پنجاب دے جیہڑے بے آباد BHUs جتھے کوئی ڈاکٹر جانا نئیں پسند کردا اوتھے لوکاں نوں health facilities وی ملن لگ پئی اے اور ایہناں لوکاں نوں روزگار ملیا۔ اج وی BHUs تے سول ڈسپنسریاں آباد نے۔ عام آدمی جیہڑے شہراں دے وچ نئیں آسکدے او اوتھوں علاج دی سہولت حاصل کر رہے نے۔ 17 سال دے بعد اگر اوناں لوکاں نوں نوکریوں فارغ کردتا جاوے تے میں سمجھناں آں بہت وڈی زیادتی اے۔ اوہ اک بندہ بے روزگار نئیں ہونا بلکہ پورا خاندان disturb ہو جانا اے، بچیاں دی تعلیم تباہ ہو جانی اے۔ اے دسو کہ گھر دے اخراجات کتھوں پورے ہونے نئیں؟ اک سائیڈ تے اک ڈاکٹر ڈھائی لکھ روپے تنخواہ لے ریا تے اے وچارا ایم بی بی ایس 80 ہزار روپے تے کم کر ریا اے تے 80 ہزار روپے وی اوہندے کولوں کھویا جا ریا اے۔ کوالیفائیڈ ڈسپنسر ایف ایس سی کردا اے تے اوس توں بعد ڈسپنسر کورس کردا اے اوہندی تنخواہ سترہ سال بعد 20 ہزار روپے ہوئی اے۔ اگر 20 ہزار روپے تنخواہ لین آلے آدمی نوں اج تسیں بے روزگار کر دیو گے تے او کتھے جائے گا؟ ایہہ کوئی point scoring نئیں اے۔ راجہ صاحب دی حکومت نے ایہناں نوں appoint کیتا اے، راجہ صاحب نے اوہناں نوں بچاون دی کوشش کیتی اے اور اگر ایہہ دوبارہ کوشش کر لین تے مہربانی ہوئے گی۔ خدارا ایہناں دے اُتے ترس کیتا جاوے، ایہندے وچ میرا کوئی وی رشتہ دار وی نئیں، کوئی میرے حلقے دا وی نئیں۔ پورے پنجاب اندر ایہہ لوگ بے روزگار ہونے نیں خدارا ایہناں نوں بچا لو۔ کوئی احکامات تسیں دے دیو تے کج راجہ صاحب ویکھ لین اور کج ایہندا حل نکلدا ہوئے تے کڈ لو جی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! محترم شاہ صاحب نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ شاہ صاحب کا فرمانا درست ہے کہ وہ ڈاکٹر حضرات یہاں پر احتجاج کر رہے تھے پھر ان کے ساتھ مذاکرات ہوئے، ان مذاکرات کے نتیجے میں انہوں نے احتجاج ختم کیا۔ شاہ صاحب کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ ہمارے

ان کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے تھے ان کے نتیجے میں ہم نے سی ایم صاحب کو کچھ recommendations لکھ کر بھیجی تھیں اور وہ positive recommendations تھیں جیسے سید حسن مرتضیٰ صاحب کے پاس وہ رپورٹ موجود بھی ہو گی اور ابھی جو مزید فرما رہے ہیں کہ CM صاحب نے اس سمری کو نامنظور کر دیا ہے تو اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں شاہ صاحب سے وہ سمری لے لیتا ہوں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب حکومت کے کہنے پر اور ان کے ایماء پر ہم نے ان کو کوئی assurance دی تھی تو اب اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہمارا فرض بنتا ہے۔ میں شاہ صاحب سے request کروں گا کہ جو سمری reject ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں تو کل cabinet meeting ہے اور میں کل ہی کوشش کروں گا کہ یہ بات CM صاحب کے notice میں لائی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! منسٹر صاحب کی طرف سے assurance آگئی ہے آپ انہیں سمری کی کاپی دے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ صاحب نے سمری کی کاپی بھجوادی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ Question Hour کے بعد بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب کو بات مکمل کرنے دیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب دا شکر گزار آں کہ اونہاں نے ساریاں چیزاں دا اعتراف کیتا اے۔ اس تے سپریم کورٹ دی judgment وی ہے کہ تُسیں نوکری توں نئیں کڈھ سکدے۔ اس تے personal pain لینی اے تے۔ ورنہ اوہ فیر آکے بیٹھ جان گے اور بیچارے دھکے کھان گے۔ بہتر اے کہ جیویں حکم دیندے نیں مینوں یا کہندے نیں تاں میں اونہاں نوں روز یاد وی کراواں گا۔ Kindly اس مسئلہ تے اج ہی کوئی مہربانی فرمان۔ شکریہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، Question Hour کے بعد بات کر لینا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کوئی ہفتہ ہو گیا ہے، میں چار دن سے کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ مجھے بات نہیں کرنے دے رہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہے اب آپ بات کریں۔

ننکانہ صاحب پی پی۔134 میں سرکاری زمینوں پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ میرے حلقے میں سرکاری زمینوں کے اوپر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں اور حالات یہ ہیں کہ وہاں گھر بن رہے ہیں، لوگوں کو قبضہ بھی نہیں دے رہے اور پیسے بھی لے رہے ہیں۔ حالات ایسے ہیں کہ کوئی وہاں ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں میں سن رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں جو request کر رہا ہوں اور میں نے پہلے بھی یہ application دی ہے۔ یہ میرے پاس ثبوت ہیں کہ ان کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچے ہوئے ہیں لیکن کوئی بندہ ان کو پوچھ نہیں رہا۔ میرے پاس ان کے خلاف سارے ثبوت موجود ہیں۔ کوئی کارروائی ضلع کی طرف سے نہیں ہو رہی کہ ان کو پکڑا جائے۔ جو غریب لوگ پیسے دے رہے ہیں ان کو بھی قبضہ نہیں مل رہا ان کے نام زمین نہیں ہو رہی جو زمین ان کے نام نہیں ہو سکتی۔ وہاں یہ لوگ سکول بنا رہے ہیں، وہاں مختلف اپنے کاروبار کر رہے ہیں تو میری لاء منسٹر صاحب سے request ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب جواب دینا چاہ رہے ہیں۔ آپ ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے عزیز یہ فرما رہے ہیں کہ انہیں بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تو انہوں نے یہ باقاعدہ بات کی تھی، اسی topic پر بات کی تھی اور میں نے ان سے یہ request کی

تھی کہ آپ براہ مہربانی in writing ایک Adjournment Motion دے دیں تاکہ ہم concerned Minister کو وہ بھیجیں اور وہ یہاں پر آ کر جواب دے سکیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ میری گزارش سن لیں۔ آپ نے Adjourned Motion دی اور آج صبح مجھے concerned Minister سید صمصام بخاری صاحب کا اسلام آباد سے ٹیلی فون آیا ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ان کا آپریشن ہوا ہے اور وہ leave پر ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ مجھے request کی ہے کہ اسمبلی میں میری طرف سے یہ کہیں کہ اس معاملے کو pending کر دیں جیسے ہی میں اسمبلی میں آؤں گا تو میں خود جواب دوں گا اور already اس کا نوٹس ہو چکا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آ جائے گا۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ سپیشل کمیٹیز کی توسیع کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

سپیشل کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹیز نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" سپیشل کمیٹیز نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ خدیجہ عمر تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔جی محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ، جناب چیئرمین!

I move that Ms Momina Waheed, (MPA W-321) may be as member u/s3 (1)(k) of the Nursing Council Act, 1973.

جناب چیئرمین: کیا یہ تحریک منظور ہے؟

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون بحالی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 (Bill No.28 of 2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے بولنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جناب محمد اشرف رسول بولیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بولیں۔

معزز ممبر کے خلاف درج ایف آئی آر کو واپس لینے کا مطالبہ

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ ہمارے ایک colleague ہیں انہوں نے مشیر شہزاد اکبر سے ایک ایسا سوال پوچھا جو ایک مسلمان کا بنیادی حق ہے اور اس کے بدلے میں جناب نذیر احمد چوہان پر پرچہ دیا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وہ ہاؤس میں موجود ہیں۔ وہ خود اپنی بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ تو اپنی بات کریں گے لیکن ان کو تو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: ان کی request آئی ہوئی ہے کہ وہ بات کریں گے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے، یہ اس ایوان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں رہنے والے ہر مسلمان کا بنیادی مسئلہ ہے اور اس سوال کے بدلے میں آپ یہ کرتے ہیں کہ جناب نذیر احمد چوہان پر پرچہ دے دیتے ہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ اگر اس طرح کیا گیا اور کیا جا رہا ہے تو پنجاب گورنمنٹ، لاء منسٹر صاحب سے request ہے کہ آپ کی jurisdiction میں سنٹرل کا ایڈمنسٹریٹر جب چاہے وہ intervene کرتا ہے یہ پنجاب گورنمنٹ

کو، وزیر اعلیٰ کو، جناب سپیکر، لاء منسٹر اور یہاں بیٹھا ہر بندہ جو اللہ پر یقین رکھتا ہے جو رسول ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے اس کے ایمان کا سوال ہے---

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! آپ میری بات سن لیں۔ یہ بات بہت ضروری ہے، اس اسمبلی سے بھی زیادہ ضروری ہے اور اس ملک سے بھی زیادہ ضروری ہے میں جو بات کر رہا ہوں---

جناب چیئرمین: جی۔ شکریہ۔

جناب محمد اشرف رسول: جہاں میرے رسول ﷺ کی بات ہو گی---

جناب چیئرمین: جی، محمد ﷺ۔ آپ کی بات آ گئی۔

جناب محمد اشرف رسول: ہماری نسلیں قربان ہو جائیں، ہمارے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں تو ہمارے لئے اعزاز ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اس مسئلے پر ہمیں کوئی گولی مارے دے تو ہماری شہادت ہو گی----

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

جناب محمد اشرف رسول: یہ مسئلہ جو ہے اس مسئلے کو حل کیا جائے، اس پرچے کو واپس لیا جائے اور اس منسٹر یا مشیر کو جو بھی ہے یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے ایک ہی بات ہے کہ اگر مجھ سے کوئی سوال پوچھے کہ تم مسلمان ہو تو میں کہوں گا کہ میں مسلمان ہوں اور رسول ﷺ کو آخری نبی اور خاتم النبیین مانتا ہوں اور میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں---

(معزز ایوان میں مرزا قادیانی پر لعنت لعنت کی نعرہ بازی)

یہی چیز وہ کہیں گے تو پھر ہم مانیں گے۔ اس طرح نہیں چلے گا اور یہ بات نہیں چلے گی۔ ہم آپ کے توسط سے فی الفور لاء منسٹر صاحب سے کہتے ہیں کہ وہ interfere کر کے مقدمہ واپس لیں اور شہزاد اکبر یہ بیان کرے اور اگر وہ مسلمان ہے تو وہ یہ بیان دے ورنہ اس سے استعفیٰ لیا جائے، اس کو برطرف کیا جائے۔ اپنی بات کو چھپانے پر اس نے اس طرح جتنا عرصہ وزارت

میں کام کیا ہے اس کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیا جائے کیونکہ وہ غیر قانونی ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاخاتم النبیین۔ جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔ مجھے میڈیا چینلز کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مرزا شہزاد اکبر جو کہ ایک non-elected شخص ہے اور پاکستان کے دو اہم ترین ادارے داخلہ اور احتساب بیورو کے سربراہ کے ساتھ بطور وزیراعظم کا مشیر پاکستان بھی تعینات کیا گیا ہے۔ میرے خلاف مورخہ 29۔مئی 2021 کو ایک ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے جس میں بول نیوز ٹی وی چینل پر 19۔مئی 2021 کو میرے انٹرویو کا حوالہ دیا گیا۔ میں ایک منتخب نمائندہ ہوں اور پاکستان تحریک انصاف کا پرانا کارکن بھی ہوں چنانچہ چند دن پہلے میرے دل میں یہ بات آئی کہ مرزا شہزاد اکبر قادیانی ہے تو اس حوالے سے میرے حلقے کے لوگ اور سپورٹروں نے مجھے بے شمار سوال کرنا شروع کئے کہ آپ ان سے کیوں نہیں یہ مطالبہ کرتے کہ وہ اپنے آپ کو clear کرے۔ اگر آپ کی حکومت نے قادیانی کو اتنے اہم عہدے پر براجمان کیا ہے تو پاکستان اور عوام کے ساتھ ظلم ہے جو کہ PTI گورنمنٹ کی بدنامی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ بطور ایک سچا مسلمان اور پیارے کریم آقا ﷺ کے غلام ہونے کے ناتے میں نے 9۔مئی 2021 کو بول نیوز ٹی وی چینل پر ایک پروگرام کے دوران اُن کی بات پر نشاندہی کی اور کہا مرزا شہزاد اکبر صاحب اگر آپ سچے عاشق رسول ہیں اور حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں تو آپ میڈیا پر آکر اپنی زبان سے اقرار کریں۔ لیکن 19 مئی 2021 کو دس دن بعد جناب مرزا شہزاد اکبر نے تھانہ ریس کورس میں میرے خلاف ایف آئی آر درج کروائی اور اس میں انہوں نے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کیا اور انتقامی کارروائیاں شروع کر دیں اگر وہ سچا مسلمان اور عاشق رسول ہے تو میڈیا کے سامنے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرے اور مرزا احمد قادیانی پر لعنت بھیجے اور فوراً لعنت بھیجے۔

جناب چیئرمین! آرٹیکل 260 میں مسلمان کی تعریف دی گئی ہے جو اس طرح ہے کہ "مسلم" سے مراد کوئی ایسا شخص جو وحدت اور توحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مسئلہ کے طور پر کسی ایسے شخص پر ایمان رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد ﷺ کے بعد اس الفاظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے" اگر شہزاد اکبر سچا ہے تو میڈیا کے سامنے آکر حلف اُٹھائے اور اس تعریف کے مطابق مسلمان ہو۔

جناب چیئرمین! براہ مہربانی میری آپ سے گزارش ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کو خود مختاری دی گئی تو یہ میرا حق ہے کہ میں President of Pakistan, Prime Minister of Pakistan وزیر اعلیٰ پنجاب اور اسمبلی میں بیٹھے ہوئے منسٹرز اور باقی معزز ممبران سب سے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ اس میں مجھے یہ بتائیں کہ اس میں کسی انسان کو کون سی ایسی بُری بات لگی کہ وہ مجھ پر پرچہ درج کروانے کی حد تک پہنچ جائے؟ کیا میں نے یہ غلطی کی کہ میں کسی سے پوچھوں کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ دو لفظوں میں اس مسئلے کو clear کیا جا سکتا تھا کہ بھائی آپ نے مجھ پر الزام تراشی کی ہے کہ آپ بتاؤ کدھر ہو، میں آکر اپنا مسلک آپ کے سامنے clear کرتا ہوں کہ میں نبی ﷺ کا عاشق رسول ہوں، میں مرزا احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں بات ختم ہو جاتی۔ میں پنجاب اسمبلی کا منتخب نمائندہ ہوں اور ایک non-elected بندہ اُٹھ کر آیا اور آکر پنجاب پولیس میں آٹھ دس روز سے ایف آئی آر درج کروانے کی کوشش کر رہا تھا، چیف منسٹر پنجاب نے ان کو 10 روز سے روکا ہوا تھا کہ آپ ایف آئی آر نہ دیں اس کے باوجود انہوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا اور اس ایف آئی آر کو درج کروایا۔

جناب چیئرمین! آپ چیف منسٹر پنجاب سے پوچھیں انہوں نے اس application کو روک کے رکھا ہوا تھا یہ معاملہ کیا ہو رہا ہے، اس طرح کی چیزیں کون کروا رہا ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس ایوان میں سے ایک کمیٹی بنائیں، کمیٹی کا باقاعدہ ایک وفد بنا دیں جو مرزا شہزاد اکبر کو بلائے اور اس بات کو clear کرے کہ تم کیا ہو، ابھی تک اُس نے ایک tweet کیا ہے کہ میں خاتم النبیین ﷺ پر believe رکھتا ہوں، ٹھیک ہے آپ believe رکھتے ہوں گے اور ایک ٹی وی چینل 92 نیوز پر اُس نے کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں اور میں مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہوں یہ

بھی آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے کی پوری تحقیق کے لئے خود گوجر خان گیا ہوں دو دن اسلام آباد بیٹھا ہوں اور مجھے تمام لوگوں نے وہاں بتایا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی بیوی کرسچن ہے لیکن وہ ایک مرزئی اور قادیانی ہے جس کے ساتھ مرزا شہزاد اکبر نے شادی کی ہے لہٰذا ہمارے ادارے سوئے ہوئے ہیں؟ میں نے ان کا آئی ڈی کارڈ نکالنے کی کوشش کی کہ آئی ڈی کارڈ سے پتہ چل جاتا ہے یہ شخص مسلمان ہے یا قادیانی ہے آئی ڈی کارڈ black کر دیا گیا۔ میں نے ایف آئی اے کو request کی براہ مہربانی مجھے اس کے پاسپورٹ سے ڈیٹا دے دیں وہاں سے بھی مجھے access نہیں دی گئی، مجھے یہ بتائیں ہمارے اتنے ادارے ہیں اگر آپ کا ایک ایم پی اے وہاں تک پہنچتا ہے تو اُس کو نہیں بتایا جاتا تو اُن کو چاہئے کہ وہ ہی بتا دیں کہ آپ کی یہ اوقات ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے درخواست ہے یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام عاشقان رسول ہیں تو ایک کمیٹی بنائی جائے جو شہزاد اکبر سے یہ بات پوچھے کہ تمہارا مسلک کیا ہے جب تک یہ مسلک clear نہیں ہو گا ہم اس ایوان میں اور ہر جگہ پر اپنے نبی ﷺ کے غلام ہیں اس بات کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے، مجھے خود ڈر ہے کہ میں کسی عاشق رسول پر کوئی ایسا بہتان نہ لگاؤں اسی وجہ سے میں نے اسمبلی میں اور ٹی وی پر live کہا تھا کہ اگر کوئی غلطی ثابت ہوئی تو میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لوں گا۔ میرا اس پر کوئی سیاست کرنے کا شوق نہیں ہے ہر بندے کا اپنا ایمان ہے لیکن جہاں پر یہ چیز اس طرح سے نکلے کہ بندہ ماننے کے لئے تیار بھی نہ ہو اور اپنی وضاحت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے تو ہم کدھر جائیں گے؟ ہم اپنی اسمبلی میں بیٹھ کر آپ سے بارہا درخواست کرنا چاہیں گے کہ ایک چار یا پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائیں اور شہزاد اکبر کو یہاں بلائیں یا جہاں بھی بلائیں اُن دوستوں کے سامنے اس بات کی وضاحت کی جائے کہ ان کا مسلک کیا ہے؟ بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار" کی نعرے بازی)

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے معزز ممبر کی بات کا جواب دینا ہے میں جواب دے لوں اُس کے بعد سعید اکبر صاحب اپنی بات کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے دو منٹ کے بعد سعید اکبر صاحب! آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو مسئلہ اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے زیر بحث ہے مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے سارے لوگ اُن کا کسی بھی مسلک سے تعلق ہے میں سمجھتا ہوں بحیثیت ایک مسلمان میرا یہ حق نہیں بنتا کہ میں کسی دوسرے شخص سے جا کر یہ سوال کروں کہ تمہارا مسلک کیا ہے؟ میں نے بڑی احتیاط سے اپنے معزز ممبر کی بات سنی، میں ذاتی طور پر کچھ ایسی چیزیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اُس شخص کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ میری بات سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر کی بات سنیں اُس کے بعد سعید اکبر صاحب نے بات کرنی ہے۔ دو منٹ اُن کی بات کو سن لیں۔ لاء منسٹر کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر بڑے دبنگ طریقے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف عمران خان اور اُسی عمران خان پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے ایک قادیانی کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ کیا یہ پرائم منسٹر کا حق نہیں ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو اپنا Advisor رکھے آئین پاکستان اس بات کا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House ملک محمد ارشد! لاء منسٹر کو بات کرنے دیں دو منٹ اُن کی بات سن لیں اُن کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں شہزادا کبر صاحب کی فیملی کو آج سے نہیں تقریباً پچھلے 40 سال سے جانتا ہوں، اُن کا مسلک کیا ہو گا میں اس بحث میں نہیں پڑتا لیکن میں اپنی ذات کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، میں on oath آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ 40 سال کے دوران اس فیملی کے متعلق نہیں سنا کہ ان کا قادیانی مسلک سے تعلق ہے یا نہیں۔ ہم نے ہمیشہ اُنہیں مسلمان کی حیثیت سے درباروں پر بھی جاتے دیکھا، مساجد میں بھی جاتے دیکھا ہے اور آج تک اُن کے متعلق ایسی بات نہیں سنی۔ یہ میں اپنی ذاتی طور پر بات کر رہا ہوں ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے فرمایا کہ یہ گوجر خان تشریف لے کر گئے پتا نہیں کس کے پاس گوجر خان تشریف لے کر گئے چوہان صاحب! جانے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو میں شہزادا کبر کے گھر کا پتا بھی ان کو بتا دیتا کہ فلاں گاؤں میں ان کے گھر چلے جائیں۔ وہ مرزا اکبر کے بیٹے ہیں۔ یہ ہماری گوجر خان کی کشمیری برادری ہے جو کہ اپنے نام کے ساتھ مرزا لکھتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا اور انہوں نے اس کا جواب دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور میں قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں تو اس کے بعد کوئی دوسری بات نہیں ہونی چاہئے تھی۔ چوہان صاحب کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بنا دیں تو کمیٹی کیا کرے گی؟

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! مرزا شہزاد اکبر مرزا قادیانی پر لعنت بھیجے وہ کیوں مرزا قادیانی پر لعنت نہیں بھیجتا؟

MR CHAIRMAN: Chinioti Sahib! It is a sensitive issue and it should be heard patiently.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں اور میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں۔ آپ بحیثیت مسلمان یہ سوچیں کہ کس نے آپ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ آپ کھڑے

ہو کر کسی بھی شخص کو قادیانی کہہ دیں، کیوں،ان کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے ؟ میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں چوہان صاحب کی پرائم منسٹر صاحب سے ملاقاتیں ہوئی ہیں خدارا اگر ان کا جماعت میں کوئی difference of opinion ہے تو یہ اپنے قائد پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں۔ اگر آپ کو پرائم منسٹر کی ذات پر اعتماد نہیں ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر چوہان صاحب کو اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ چوہان صاحب آپ عمران خان کے پارٹی ٹکٹ دینے پر منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے ہیں۔ میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا sensitive issue ہے کہ انہوں نے اپنے قائد عمران خان صاحب کی credibiliy کو بھی at stake لگایا ہوا ہے، یہ سیاست کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح کھڑے ہو کر کسی بھی شخص پر کوئی الزام لگا دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس شخص نے پہلے بھی بیان دیا ہے لیکن آج پھر میں بھی آپ کے ساتھ مطالبہ کرتا ہوں کہ شہزاد اکبر اور واضح طور پر اس حوالے سے بیان دے۔ آپ کسی کے بھی مسلک پر question کرنا شروع کر دیں اور اس پر کمیٹیاں بنانا شروع کر دیں تو یہ بات کسی طور پر بھی جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ اور بھی مطالبے کرنا شروع کر دیں تو مطالبے سے کوئی مسلمان بنتا ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات کا کوئی اختیار حاصل ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! قادیانی مرتد اور ملک کے غدار ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! لاء منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا ایشو ہے جو کہ non relevent ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بات کا جس طرح سے جواب آیا ہے اور اس کے بعد خود انہوں نے میڈیا پر آکر معذرت خواہانہ رویہ بھی اختیار کیا ہے تو یہ باتیں openly publicly اور اس معزز ایوان میں کرنے والی نہیں ہیں۔ اس ایوان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ یہاں سے کمیٹیاں بنا کر کسی بھی شخص کے مسلمان ہونے یا غیر مسلم ہونے کی تحقیقات شروع کر دے لہذا یہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا۔ شہزاد اکبر صاحب نے catagorically یہ کہا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور انہوں نے جو کہا ہے ہم ان کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ انتہائی sensitive post پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے بھائی کو اس sensitivity

کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ پرائم منسٹر کے ایڈوائزر پر یہ انگلی اُٹھارہے ہیں اور اس کو غیر مسلم declare کر رہے ہیں اور میں اس بات کو پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ رویہ کسی صورت بھی درست نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شہزاد اکبر نے کہا ہے کہ وہ مسلم ہیں تو ہمیں ان کی بات پر اعتماد کرنا چاہئے کیونکہ انہوں نے قادیانیوں پر لعنت بھیجی اور میں بھی قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں اور یہاں پر بیٹھے تمام معزز ممبران قادیانیوں پر لعنت بھیجتے ہیں لیکن یہ باتیں کسی ایوان میں کھڑے ہو کر کرنے والی نہیں ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک واحد واقعہ ہو گا کہ معزز ممبر without going into the details جس کے پاس کوئی ایسی معلومات نہیں ہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ چوہان صاحب گوجر خان سے کوئی دو گواہ لے آئیں جو کہ کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ وہ غیر مسلم ہیں تو میں ان کی بات کو تسلیم کرلوں گا لہٰذا اس طرح نہ کریں کیونکہ یہ بہت sensitive issue ہے تو اس کو خدارا سیاست کا شکار نہ کریں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے مینڈیٹ میں شامل نہیں ہے، اسلامی لحاظ سے بھی یہ ہمارے مینڈیٹ میں شامل نہیں ہے لہٰذا اس بات سے ہمیں avoid کرنا چاہئے کیونکہ وہ قادیانیوں پر لعنت بھیج چکا ہے اور ان کے اس حوالے سے categorically بیانات آچکے ہیں اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر مزید بحث نہ کی جائے کیونکہ یہ بہت sensitive issue ہے۔ جتنا ہم اس بات کو آگے لے کر چلیں گے اتنی ہی خرابی پیدا ہو گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! میں اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں پھر request کرتا ہوں کہ خدارا آپ ذمہ داری سے کام لیں اور اس بات کو مذاق مت بنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اس حوالے سے اپنی بات کروں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کیا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ یہ دوسروں کے مسلک پر انگلی اٹھائیں اور ایک مسلمان کو کافر کہنا شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے ایک بات کرنی ہے۔ (شور وغل)

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ! میں نے نوانی صاحب کو floor دیا ہے اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی، نوانی صاحب! Order in the House.Please

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میری یہ خواہش تھی کہ لاء منسٹر صاحب نے چوہان صاحب کے بارے میں بات کی ہے تو ان کو بھی دو منٹ کے لئے اپنی self explanation دینی چاہئے۔ سب سے پہلے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کسی کے بھی عقیدے کو چیلنج نہیں کرنا چاہئے یہ ایک اصولی بات ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن جب لوگوں کو عہدے ملتے ہیں اور وہ اس ملک کے معاملات کے فیصلے کرتے ہیں تو پھر ان کی ہر چیز پر سوالات اُٹھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص مرزائی ہو اور وہ بڑے عہدے پر فائز ہو تو ہمیں اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے being Pakistani ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ کسی بھی عہدے پر لگ سکتا ہے لیکن یہاں پر جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں جب یہ اس ایوان میں آتے ہیں تو وہ پبلک پراپرٹی بن جاتے ہیں تو ان کا اٹھنا، بیٹھنا، بولنا، پہننا اور ان کا گاڑیوں میں پھرنا سب questionable ہوتا ہے۔ اگر چوہان صاحب نے ایک بات کہی کہ فلاں آدمی مرزائی ہے۔ تھوڑی سی بات تھی لیکن مرزا شہزاد اکبر صاحب نے چوہان صاحب پر ایف آئی آر درج کروادی۔ میں نے پوری ایف آئی آر پڑھی ہے اس ایف آئی آر میں مرزا شہزاد اکبر صاحب نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا کہ میں مرزائی نہیں ہوں۔ چوہان صاحب نے پرائم منسٹر صاحب کو چیلنج نہیں کیا کہ انہوں نے مرزا شہزاد اکبر کو مشیر کیوں لگایا ہے، پرائم منسٹر صاحب کا اختیار ہے اور ان کا prerogative ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو اپنا مشیر لگا سکتے ہیں لیکن جب کوئی شخص مشیر لگ جائے تو پھر اس کے بعد اس سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر آپ اتنے بڑے ملکی فیصلوں میں involve ہیں تو آپ اپنے عقیدے کو clear کریں کیونکہ اس عقیدے پر ہمارے پورے ملک کی عوام concern feel کرتی ہے کیونکہ عوام کا ایسا عقیدہ رکھنے

والے شخص کے ساتھ بہت بڑا concern ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ مرزائی پاکستان سے چلے جائیں لیکن 1973 کے آئین کے مطابق ان کو مخصوص کر دیا گیا ہے کہ وہ اقلیت ہیں اور وہ مسلمان نہیں ہیں۔ صرف اس لئے ان کے بارے میں یہاں پر question کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ مسلمان لکھتے ہیں کیونکہ آئین جو کہ پارلیمنٹ نے پاس کیا اس کے مطابق کوئی احمدی یا مرزائی اپنے آپ کو مسلمان نہیں لکھ سکتا تو یہ بات تھی جس پر چوہان صاحب نے question کیا لیکن ایف آئی آر درج کروا کر اس بات کا اتنا بڑا ایشو بنایا گیا، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کون سے زیرک لوگ ہیں جو اس طرح کی advice کرتے ہیں کہ ایک ایف آئی آر درج کرواؤ پھر اس کی پیروی بھی نہ کر سکو۔ ایسے خوبصورت ایڈوائزر ہی اس طرح کی حکومتوں کو زچ کرتے ہیں اور ان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا کہ آپ اسمبلی کی رکنیت چھوڑ دیں، وہ کیوں چھوڑیں؟ کیا انہوں نے پی ٹی آئی کے خلاف کسی کو کوئی ووٹ دیا ہے یا انہوں نے اپنا کوئی فیصلہ پی ٹی آئی کے متضاد کیا ہے؟ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم آپ کی پالیسی کے ساتھ اختلاف کریں، جب ووٹنگ ہو تو ہم آپ کو ووٹ نہ دیں تو اس وقت آپ یہ سوال کر سکتے ہیں۔۔۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ایسے بیان بھی نہ دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: Order in the House جی!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! اگر میں اس ایوان میں کسی کی کارکردگی پر سوال کرنا چاہتا ہوں تو یہ میرا right ہے کہ فلاں آدمی کی کارکردگی بہتر نہیں ہے۔ فلاں آدمی کی credibility questionable ہو تو اس پر deseat ہوتے ہیں اور نہ ہی پارٹی پالیسی کے خلاف جاتے ہیں۔ یہ بات غصے والی نہیں ہے بلکہ یہ بات حوصلے والی ہے، ان باتوں کو حوصلے سے resolve کیا جاتا ہے۔ میں بھکر میں تھا جب مجھے اس ایف آئی آر کا پتا چلا تو میں حیران ہو گیا کہ کون سے بہترین ایڈوائزر ہیں جنہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپ اس طرح کی ایف آئی آر کٹوائیں، اس ایف آئی آر سے کیا فائدہ ہوا؟ بلکہ اس سے پورے صوبے اور ملک میں بے چینی پیدا ہوئی اس لئے میری استدعا ہے کہ اس طرح کے action نہ لئے جائیں جن کو آپ خود face نہ کر سکیں۔ آخر میں میری یہی humble request ہے کہ ہمارے گروپ کے جتنے دوست ہیں اس وقت تک۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب چیئرمین: جی! Order in the House, please

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! ہمارے گروپ کے دوستوں نے آج کے دن تک اپنی گورنمنٹ کی پالیسی کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور نہ ہی آنے والے بجٹ یا کسی مسئلے پر کوئی اختلاف کیا ہے کہ ہم انہیں support نہیں کرتے بلکہ ہمارے ہر ساتھی نے کہا کہ ہم اس گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، ہم اس کے بجٹ کو پاس کرائیں گے، یہ ہمارا اپنا بجٹ ہے، ہم اس بجٹ کے ساتھ ہیں لیکن ہم اس طرح کے action کے ساتھ نہیں ہیں کہ اگر آپ اس طرح کے action لیں تو اسے بھی support کریں۔راجہ صاحب میرے لئے بڑے محترم ہیں میرے بڑے بھائی ہیں ہمیں ان کا بڑا احترام ہے، ان کے منہ سے اس طرح کی بات نہیں جچتی کہ وہ اتنے غصے میں ہمارے ساتھ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ ایک مسلم کو غیر مسلم کیوں کہتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: راجہ صاحب ہمارے بڑے مہربان ہیں، ہمارے مطابق نہیں اگر راجہ صاحب کے مطابق وہ سمجھتے ہیں کہ چوہان صاحب غلطی پر ہیں تو جو ہاؤس کو lead کر رہے ہوتے ہیں وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں اور انہیں اپنے دوستوں کو سمجھا کر ساتھ لے کر چلنا چاہیئے نہ کہ دھمکیاں دیں کہ ہم ہاؤس سے باہر چلے جائیں۔جب ہم ہاؤس سے باہر گئے تو پھر یہ ہاؤس نہیں رہے گا۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارا کوئی ارادہ ہے نہ کوئی فیصلہ ہے کہ ہم اس ہاؤس کے خلاف کوئی بھی اقدام کریں۔ہم نے ایسا کرنا ہے اور نہ کرنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح دھمکیاں دے کر ہمیں ہاؤس سے باہر نہ نکالا جائے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ میں راجہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں چلو چوہان صاحب نے غلطی سے کہہ دیا جو نہیں کہنا چاہئے تھا تو کیا آپ نے یہی کرنا تھا کہ غلط ایف آئی آر درج کروا کر پورے صوبے اور ملک میں آگ لگانے کی کوشش کی ہے۔یہ ایف آئی آر نہیں کرنی چاہیئے تھی اب آپ چوہان صاحب کو گرفتار کریں میں دیکھوں گا کہ کیسے گرفتاری ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میری humble request ہے کہ اس طرح کے action نہیں ہونے چاہئیں، ہم کبھی بھی تخریب کاری پر یقین نہیں رکھتے، ہم جس پارٹی میں کھڑے ہیں اسی کی full support کرتے ہیں، ہم ان کی ہر پالیسی کو support کرتے ہیں لیکن ہم اس طرح کے action کو support نہیں کرتے۔

میری آخر میں یہی گزارش ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جائیں ان میں عقل وشعور استعمال کیا جائے چونکہ غصے سے فیصلے نہیں ہوتے بلکہ حوصلے سے فیصلے ہوتے ہیں-چوہان صاحب ہمارے ایم پی اے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں، کچھ باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے ہم بھی کرتے ہیں لیکن دوستوں کو سمجھانا ہوتا ہے، دوستوں کو پیار کے ساتھ سمجھا کر ساتھ چلانا ہوتا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! مجھے اس معاملے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے معاویہ صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔جناب چیئرمین! میں ابتدا میں اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دوستوں اور حکومتی بنچز پر بیٹھے دوستوں سے اور اپنی بہنوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جب کوئی شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کو اپنی پارٹی بنچوں سے نکل کر گنبد خضریٰ کی طرف منہ کر کے سنا کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! اس ایوان میں بیٹھے ہوئے جتنے لوگ ہیں جب ہم پیدا ہوئے تو ہمیں سب سے پہلے آکر ہمارے کان میں یہ کسی نے نہیں کہا کہ تمہارا باپ فلاں ہے اور تمہارا قبیلہ فلاں ہے بلکہ سب سے پہلے ایک شخص نے ہمارے کان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تمہارا نبی محمد ہے جو اللہ کا رسول ہے۔مجھے راجہ بشارت صاحب کی گفتگو کے دوران اپوزیشن کی طرف سے ایک ایسا ماحول دیکھنے کو ملا، نذیر چوہان صاحب کی گفتگو کے دوران حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہوئی میری کچھ بہنوں کی طرف سے ایک ماحول دیکھنے کو ملا جس سے خدانخواستہ ہمارے ہاؤس سے یہ تاثر جائے کہ شاید حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے معاملے میں بعض لوگ تھوڑے غیرت مند ہیں اور بعض لوگ زیادہ

غیرت مند ہیں۔ یہ message اس ہاؤس کی سراسر توہین ہو گی، ہمارا اس ہاؤس کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا ایک ہی message ہے اور وہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے لئے ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔ ختم نبوت کے لئے ہمارے مال بھی قربان ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے)

جناب چیئرمین! میں نے آپ سے دو منٹ لئے ہیں میری بات ختم ہونے والی ہے اگر سب دوست مجھے بات کرنے کا موقع دیں تو میں ان سب کی بات کر رہا ہوں-میں پاکستان راہ حق پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ سمیت تمام ممبران کے یہی جذبات ہوں گے-جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آتی ہے، صحابہ کرام اور اہل بیت کی بات آتی ہے اس وقت یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ خدانخواستہ ختم نبوت کی محبت (ن) لیگ میں زیادہ ہے اور پی ٹی آئی میں نہیں ہے-یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ پی ٹی آئی میں کم ہو گئی یا ان میں زیادہ ہے-ہمیں سب پتا ہے کہ ہر دل میں پہلی پہلی احترام کی لائق ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اس لئے ایک تو ہمیں آپس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے معاملے میں بدگمانی کرنے سے نکلنا ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی سے کسی نے یہ پوچھ لیا کہ تمہارا عقیدہ و مذہب کیا ہے مجھے پتا ہے کہ یہ باتیں کیوں ہو رہی ہیں، میں بغیر ہچکچاہٹ کے بات کھولنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پی ٹی آئی کے اندر غیر اعلانیہ ایک گروپ موجود ہے اور اس گروپ کے بارے میں اگر یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ شاید---

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جناب محمد معاویہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس ایوان سے کوئی ایسا تاثر نہیں جانا چاہئے کہ ہم خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی محبت میں کوئی کمی لاتے ہیں۔ یہ ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور جو اس بات کو نہیں مانتا اس کو ہم مسلمان تسلیم نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے ساتھ ساتھ میری جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے ایک humble request ہے کہ ہمارے معزز ممبر نذیر چوہان صاحب کے خلاف جو ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی ہے اس کو دیکھ لیں کہ کیا وہ inevitable تھی؟ میرے خیال میں وہ inevitable نہیں تھی۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے گا جبکہ اب آپ سوالات take up کرنے لگے ہیں۔ مہربانی کریں اور پہلے مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ اس وقت آپ تشریف رکھیں۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 1706 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب چیئرمین! سوال نمبر 1847 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھلوال اور بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1847: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ جات بھیرہ اور بھلوال میں سٹیڈیم کب بنائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دونوں سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ دونوں سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ سٹیڈیم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت دونوں اسٹیڈیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی برائے وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) بھلوال سٹیڈیم کی تعمیر سال 2017 میں شروع کی گئی اس کے لئے مبلغ 1 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔ جس میں سے تقریباً 1 کروڑ 5 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سٹیڈیم میں کھیلوں کی تمام سہولیات موجود ہیں جن سے نوجوان فیض یاب ہو رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بھلوال سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہے بلکہ نوجوان کھیلوں کی تمام سرگرمیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں رات کے وقت روشنی کے لئے لائٹس بھی نصب ہیں۔

(ج) مالی سال 19۔2018 کے بجٹ میں بھلوال سٹیڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) بھلوال سٹیڈیم 27 کنال 5 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی بھلوال بقیہ کام اسی مالی سال فنڈز کی دستیابی پر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے last time یہ سوال جمع کروایا تھا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے ساتھ بھی share کیا تھا۔ بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر کے حوالے سے last government میں، جنوری 2018 میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک directive جاری کیا گیا تھا۔ میں نے وہ directive معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے share کیا تھا۔ مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب پہلے مجھے اس کے بارے میں تھوڑی update دیں گے۔ اس کے بعد میں اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سکیم کا ADP .No. 334 ہے۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی آواز نہیں آرہی۔ شاید ان کا سپیکر نہیں چل رہا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مہربانی کر کے اپنا mic on کر لیں اور اگر یہ ٹھیک نہیں ہے تو پھر اپنا mic change کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنا سوال repeat کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بولنے دیں۔ ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔ (معزز وزیر صاحب نے یہ اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے کہا)

جناب صہیب احمد ملک: چودھری صاحب! [****************]۔ میں ان کے پاس آ سکتا ہوں اور نہ ہی وہ میرے پاس آ سکتے ہیں۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ [****************] میں آپ کی قدر کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ آپ تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سکیم کا ADP .No. 334 ہے اور اس کی کل لاگت۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ کہا ہے کہ آپ ان کے قریب والے mic پر آ جائیں۔ صہیب احمد ملک کو میری بے عزتی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب صہیب احمد ملک: چودھری ظہیر الدین! آپ میرے بڑے ہیں۔ میں آپ کی بے عزتی نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! مہربانی کر کے اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! معزز ممبر خُدا کا خوف کریں۔ مجھے بے عزت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میں ان سے مخاطب ہی نہیں ہوا اور انہوں نے مجھے دھمکی دی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے چودھری ظہیر الدین کو کوئی دھمکی نہیں دی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ غلط جوابی کرتے ہیں اور جب میں بات کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو آپ مداخلت کرتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): میں نے آپ کی بات میں کوئی مداخلت نہیں کی جبکہ آپ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ میں تو کبھی آپ سے مخاطب نہیں ہوا اور آپ سے مخاطب ہونے کا میرا role ہی نہیں ہے لیکن میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب بات ہے کہ کوئی بھی کھڑا ہو کر یہ کہہ دے کہ آپ کی عزت میرے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے جو کرنا ہے کریں، آپ نے جو کرنا ہے وہ کر کے دکھائیں اور آپ جو کرنا چاہتے ہیں شروع کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: چودھری صاحب! میں آپ کی قدر کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو کوئی دھمکی نہیں دی۔

جناب چیئرمین: چلیں، چودھری ظہیر الدین! میں جناب صہیب احمد ملک کے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اب آگے چلتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جی، بالکل ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کریں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب! یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس منصوبے کی کل لاگت 41.47 ملین روپے ہے جس میں سے 20-2019 میں

13 ملین روپے کی allocation ہوئی تھی، چونکہ یہ ongoing scheme تھی اور 21-2020 میں اس سکیم کے لئے تقریباً 10 ملین روپے کی allocation ہوئی ہے۔ میں معزز محرک کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سٹیڈیم کی تعمیر کا معاملہ ہے اور یہ منصوبہ Sports Department Punjab کے زیر نگرانی ہے۔ یہ ADP کی ایک سکیم ہے اور اس کی required funding 24.4 million روپے ہے۔ پچھلی دفعہ ان کے بھائی ایم پی اے منتخب ہوئے تھے اور یہ سکیم ان کی تجویز کردہ ہے۔ میں معزز رکن سے کہوں گا کہ وہ اس حوالے سے Sports Department Punjab سے رابطہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ ہم بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس سکیم پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اصولاً required funds اس سال کے ADP میں آنے چاہئیں۔ بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر مکمل ہونی چاہئے کیونکہ یہ ongoing سکیم ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر لیا جائے تو اس سوال نمبر 2192 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 1324 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2437 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں 500 سینٹری ورکرز کی بھرتی میرٹ اور شفافیت سے متعلقہ تفصیلات

*2437: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ضرورت کے پیش نظر 500 سینٹری ورکرز اور دیگر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان افراد کی بھرتی کب کی گئی تھی اور کن کن افسران نے کی تھی؟

(ب) کیاان کی بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اگر ہاں تو میرٹ کن کن افسران نے تشکیل دیا تھا؟

(ج) کیاان کی بھرتی کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی کے ممبرز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بھرتی کردہ افراد میرے علم کے مطابق بغیر میرٹ کے بھرتی ہوئے ہیں کیا حکومت ان کی بھرتی کی تحقیقات C M I T سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی برائے وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے رواں سال مارچ 2019 میں کلین اینڈ گرین پنجاب کمپنی بخوبی سر انجام دینے کے لئے بعد از بورڈ منظوری 500 سینٹری ورکرز ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے ہیں۔ سینٹری ورکرز کی بھرتی کے لئے واک ان انٹرویو مورخہ 26 تا 28 فروری 2019 ترتیب دیئے گئے تھے جس کے لئے درج ذیل دو انٹرویو کمیٹیاں تشکیل کی گئی تھیں۔ (آرڈر تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔)

کمیٹی نمبر 1

1	عثمان مصطفیٰ	ڈپٹی منیجر آپریشنز / گریڈ M-8
2	امین مان	چیف ویسٹ انسپکٹر / گریڈ BPS-16

کمیٹی نمبر 2

1	حذیفہ جلیل	اسسٹنٹ منیجر آپریشنز / گریڈ M-9
2	عمران صابر	زونل آفیسر / گریڈ BPS-16

(ب) متذکرہ بالا 500 سینٹری ورکرز کی بھرتی مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے جس میں امیدوار کی عمر کی بالائی حد 45 سال، متعلقہ کام کا تجربہ اور فیصل آباد کا رہائشی ہونا شامل ہے۔ سینٹری ورکر کی بھرتی کے معیار کو آپریشن منیجر اور ایچ آر منیجر کے مابین باہمی مشاورت اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کی منظوری سے ترتیب دیا گیا تھا۔

(اشتہار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

(ج) واک ان انٹرویو میں شامل ہونے والے امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ اور سلیکشن کے لئے درج ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ کمیٹی کے ممبرز کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	محمد اعجاز بندیشہ	سینئر منیجر آپریشنز / گریڈM-6
2	عبداللہ نذیر باجوہ	منیجر آپریشنز / گریڈM-7
3	محمد وقاص سعید کیرالہ	منیجر ایچ آر / گریڈM-7

آرڈر تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) متذکرہ بالا500 سینٹری ورکرز مکمل طور پر میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور بھرتی سے لے کر اب تک فیصل آباد کی دیگر یونین کونسلز میں صفائی کے امور سر انجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا ان کی بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اگر ہاں تو میرٹ کن کن افسران نے تشکیل دیا تھا؟ اس کے جواب میں جو تفصیل مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ عثمان مصطفیٰ ڈپٹی منیجر آپریشنز، امین مان چیف ویسٹ انسپکٹر، حذیفہ جلیل اسسٹنٹ منیجر، عمران صابر زونل آفیسر، محمد اعجاز بندیشہ سینئر منیجر آپریشنز، عبداللہ نذیر باجوہ منیجر آپریشنز اور دیگر لوگ جو کہ senior positions پر تعینات ہیں وہ ان دونوں بھرتی کمیٹیوں میں شامل تھے۔ اسی طرح جز(د) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے متذکرہ بالا 500 سینٹری ورکرز مکمل طور پر میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور بھرتی سے لے کر اب تک فیصل آباد کی دیگر یونین کونسلز میں صفائی کے امور سر انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال 26 نومبر 2019 کا تھا اور جب میں نے یہ سوال کیا تھا تو فیصل آباد کی گلیوں اور بازاروں میں Solid Waste Management کی writ ختم ہو چکی تھی اور اس وقت یہاں ایوان میں بیٹھے معزز ممبران اسمبلی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں سیکرٹری بلدیات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 500 ورکرز کی تنخواہوں کا مسئلہ حل کرا دیا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب دو سال بعد آیا ہے یہ

آپ کے محکمہ کی کارکردگی ہے کیونکہ دو سال بعد وہاں موقع پر کچھ اور حالات ہوں گے اور میں یہاں پر کچھ اور discussion کر رہا ہوں گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ممبر موصوف کی بات ایک حد تک واقعی ٹھیک ہے لیکن پچھلی دفعہ کے Question Hour میں معزز ممبر کے سوال کا جواب ہم نے تیار کیا ہوا تھا۔ ہمارے سیکرٹری صاحب کی اُس دن سپریم کورٹ میں پیشی تھی تو معزز ممبر بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے لیکن پھر بھی ہم نے ان کا سوال disposed of نہیں ہونے دیا بلکہ ان کا سوال pending کر دیا تھا۔ میں نے کل فیصل آباد سے Waste Management والوں کو بلا کر current position پوچھی تھی تو انہوں نے جو بات بتائی ہے میں 100% تو نہیں کہہ سکتا لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ 70% to 80% وہاں پر بہتر حالات ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن یہ مسئلہ کب تک چلے گا؟ ہم نے فیصل آباد کے اندر جو 500 سینٹری ورکرز رکھے ہوئے ہیں انہوں نے دو دن پہلے احتجاج بھی کیا جس پر سیکرٹری صاحب نے احتجاج بھی ختم کرایا ہے اور انہیں تنخواہیں دینے کا اعلان کیا ہے۔ کیا حکومت ان سینٹری ورکرز کو permanent کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ فیصل آباد میں ہماری حکومت نے مسٹر عماد گل کو MD تعینات کیا، میں اس پر نہیں جانا چاہتا کہ اُس کی تعیناتی غلط ہوئی یا ٹھیک ہوئی لیکن اُس میں کون سے ایسی بات ہے کہ اب وہ ان کی آنکھوں کا بھی تارا بنا ہوا ہے اور وہ اپنا کام کرنے کو تیار بھی نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! لوکل گورنمنٹ میں تین طرح کی بھرتیاں ہوتی ہیں۔ ایک بھرتی contract base پر ہوتی ہے، دوسری بھرتی 17-A کے تحت ہوتی ہے اور تیسری بھرتی daily wages پر ہوتی ہے۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 اور لوکل

گورنمنٹ ایکٹ 2019 میں daily wages ملازمین کو permanent کرنے کی provision نہیں ہے کیونکہ یہ ملازمین Daily wages پر ہیں تو ہم اُنہیں for the time being ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ معزز ممبر جس MD کی بات کر رہے ہیں میں تو اُنہیں اتنا زیادہ نہیں جانتا۔ وہ چونکہ ان کے شہر کے ہیں وہ پہلے ان کے ساتھ ہی تھے تو میں کسی کی ذات کے حوالے سے ایسی بات نہیں کر سکتا۔ Daily wages کے ملازمین permanent نہیں ہوتے، صرف contract والے ملازمین permanent ہوتے ہیں۔ اگر contract ملازمین ہیں اور وہ ابھی تک permanent نہیں ہوئے تو ہم اُس پالیسی کو follow کرتے ہوئے اُنہیں ضرور entertain کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔ فیصل آباد میرا بھی شہر ہے، چودھری ظہیر الدین صاحب کا بھی شہر ہے اور جناب محمد طاہر پرویز صاحب کا بھی شہر ہے۔ ابھی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تشریف فرما ہیں یہ فیصل آباد میں جب ڈپٹی کمشنر تھے اُس وقت تو کبھی ایسا نہیں ہوتا تھا۔ اُن ورکرز میں mostly میری کمیونٹی کے لوگ ہیں اور سیکرٹری صاحب کو ساری بات کا پتا ہے وہ لوگ دن رات کام کرتے ہیں حالانکہ اُن کی ڈیوٹی 8 گھنٹے ہے، اُنہیں کوئی خطرہ الاؤنس بھی نہیں دیا جاتا اور اُن کا کام اتنا مشکل ہے کہ وہ اپنی موت کو ہتھیلی پر رکھ کر sewer میں چھلانگ لگاتے ہیں اور صفائی جس کو نصف ایمان بھی کہا جاتا ہے اُس کے لئے انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف اس کا کوئی مستقل حل نکالیں کیونکہ ہر دو مہینے بعد تنخواہوں کے مسئلے پر ہڑتال ہوتی ہے۔ چیف جسٹس جناب گلزار صاحب کی 2017 اور 2018 کی بھی ruling ہے کہ جتنے daily wages ملازمین ہیں اگر اُنہیں کام کرتے ہوئے 3 سال ہو گئے ہیں تو اُنہیں permanent کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! سندھو صاحب مجھے وہ ruling دے دیں ہم as per policy اُس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو وہ ruling دے دیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2563 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: جڑانوالہ شہر کے قبرستان کی چار دیواری اور گیٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***2563: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد کا قبرستان واقع لاہور موڑ عرصہ دراز سے محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے قبرستان کی چار دیواری مکمل ٹوٹ چکی ہے قبرستان چرسی بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قبرستان میں کالا جادو کرنے والے جھوٹے پیروں نے قبضہ کر رکھا ہے اور اپنی مستقل رہائش گاہیں بنالی ہیں۔ صفائی کا ناقص انتظام انتظامیہ کی نااہلی ثابت کر رہا ہے گورکن اپنی من مانی کرتے ہیں قبروں پہ قبریں بنا رکھی ہیں ملازمین محکمہ متعلقہ صرف تنخواہیں لے رہے ہیں اس قبرستان کی دیکھ بھال بالکل نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) کیا حکومت اس قبرستان کی چار دیواری کروانے ، بھنگیوں اور چرسیوں سے یہ قبرستان آزاد کروانے اور باقاعدہ گیٹ لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ جڑانوالہ شہر کا قبرستان واقع لاہور موڑ محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے بلکہ قبرستان کی آدھی چار دیواری موقع پر موجود ہے اور باقی کا حصہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے تعمیر نہ ہو سکا تاہم پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت تخمینہ لاگت 40 لاکھ روپے چار دیواری قبرستان کے لئے مختص کر کے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی برائے منظوری بھیج دیا گیا ہے۔ قبرستان سے چرسی، بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کو نکال دیا گیا ہے۔

(ب) قبرستان میں کالا جادو کرنے والے افراد موجود نہ ہیں اور نہ ہی وہاں جھوٹے پیروں نے قبضہ کر رکھا ہے پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ جو رہائش گاہیں بنی ہوئیں ہیں وہ لوگوں کی ذاتی ملکیت ہیں۔ قبرستان میں صفائی کروائی جاتی ہے اور اس کی مکمل دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا نے پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت قبرستان کی چار دیواری کے لئے جو فنڈز مختص کئے ہیں سکیم منظور ہونے کے بعد پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے شیڈول کے مطابق کام مکمل کرلیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد کا قبرستان واقعہ لاہور موڑ عرصہ دراز سے محکمہ کی نا اہلی کا شکار ہے۔ قبرستان کی چار دیواری ٹوٹ چکی ہے جو چرسی، بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ اس پر محکمہ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ جڑانوالہ شہر کے قبرستان واقعہ لاہور موڑ محکمہ کی نا اہلی کا شکار ہے بلکہ قبرستان کی آدھی چار دیواری موقع پر موجود ہے اور باقی کا حصہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے تعمیر نہ ہو سکا ہے۔ اس جواب میں محکمہ خود confuse نظر آتا ہے۔ اُس قبرستان کی چار دیواری نہیں ہے تو وہاں پر جانوروں کا بسیرا ہو گا، وہاں پر نشئی لوگ بھی آئیں گے تو میرے خیال سے محکمہ کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ ہم اس قبرستان کی چار دیواری کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یعنی ان کو کوئی تاریخ دینی چاہیے تھی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوئی time frame دے سکتے ہیں کہ یہ چار دیواری کب تک مکمل کرلی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اس پر عرض کروں گا کہ اس قبرستان کی آدھی چار دیواری ہے وہ مکمل ہو چکی ہے اور District Development Committee کو Municipal Service Programme کے تحت یہ بھیجی گئی ہے اور جب ان کو فنڈز ملیں گے تو یہ مکمل ہو جائے گی۔ میرے

خیال میں قبرستان کی چاردیواری Municipal Service Program میں مکمل ہو جائے گی۔انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین !میں سختی اختیار کرنے سے قاصر ہوں لیکن میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے زندہ لوگوں کو تو آپ نے پیسے دینے نہیں ہیں کم از کم جو لوگ فوت ہو گئے ہیں انہیں تو دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین !میری یہ گزارش ہے کہ قبرستان کی چار دیواری پچھلے چار سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہاں پر جڑانوالہ میں آبادی تقریباً 50لاکھ کے قریب ہے۔تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو میونسپل سروسز پروگرام ہے یہ ان کے ماتحت نہیں آتی تو کیا یہاں پر یہ commitment نہیں کر سکتے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین!میں اس میں عرض کروں گا کہ جو میونسپل سروسز پروگرام اور جو DDCہوتی ہیں(District Development Committees)ان کو ڈپٹی کمشنر چیئر کرتے ہیں اوراس پر پوری priorities setہوتی ہیں۔یہ اس حوالے سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ یہ اس ہاؤس کے پرانے parliamentarianہیں۔ہماری یہ کوشش ہو گی اور میں ان سے اس حد تک تو یہ commitment کرنے کو تیار ہوں کہ جیسے ہر محکمے کی طرف سے تجاویز جاتی ہیں ہم بھی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یہ تجویز DDCکو بھیج دیں گے۔میں time frameتو نہیں دے سکتا لیکن انشاءاللہ جب ہم وہ تجویز لوکل گورنمنٹ کی طرف سے بھیجیں گے پھر وہ تجویز entertain بھی ہو گی اور ویسے بھی اگر کسی جگہ پر آدھا کام ہو گیا ہو اور آدھی چار دیواری رہتی ہو تو اس کو مکمل تو ہونا ہی چاہئے۔Thank you

جناب چیئرمین: جی، طاہر پرویز صاحب!منسٹر صاحب agree کرتے ہیں کہ آپ کا کام مکمل ہونا چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی خدمت میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے وہ جو DDC letter کو لکھیں گے تو ہمیں بھی اس کی ایک کاپی ضرور دے دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جی، جناب چیئرمین! بالکل ضرور کاپی دیں گے۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1706: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال 2013 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع اوکاڑہ میں کتنے ملازمین کو بطور درجہ چہارم بھرتی کیا گیا۔ ان ملازمین کے نام اور تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم کے بھرتی ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔ کیا ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو بھی ریگولر کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دوران سال 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے 584 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) ریگولر 201

(ii) کنٹریکٹ 2

(iii) ڈیلی ویجز 5

(iv) 17 اے کے تحت 376

(ب) تمام بھرتیاں بذریعہ اشتہار ہی ہوتی ہیں تاہم رول 17-A کے لئے اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ج) سال 2013 میں ضلع اوکاڑہ میں 56 ملازمین درجہ چہارم کے تحت بھرتی ہوئے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس ضمن میں تحریر ہے۔ کہ حال ہی میں محکمہ S&GAD رولز 17-A کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کے لئے ایک پالیسی جاری کی ہے کہ ان کو بہت جلد ریگولر کر دیا جائے اور آگے مستقبل میں رولز 17-A کے تحت بھرتی مستقل بنیادوں پر ہو گئی۔ پالیسی کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ پالیسی محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بھی تمام متعلقہ اداروں کو مراسلہ جاری کر دیا ہے۔

قصور: پی پی۔ 176 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1324: **ملک محمد احمد خان** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔176 میں کتنی اور کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تحت ہیں ان میں سے کتنی پختہ اور کتنی پختہ نہ ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ج) اس رقم سے کون کون سی سڑک کو پختہ کیا جائے گا؟

(د) مزید سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-176 میں ڈسٹرکٹ کونسل قصور کی پانچ سڑکیں ہیں۔

1۔ بازید پور جو کہ پختہ ہے۔

2۔ برج کلاں جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

3۔ بھیڈیاں کلاں جو کہ پختہ ہے۔

4۔ مہالم کلاں جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

5۔ نور پور جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل قصور نے حلقہ پی پی-176 کے لئے 4 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے تھے۔ اب جبکہ ڈسٹرکٹ کونسل قصور تحلیل ہو چکی ہے اور گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے مطابق ضلع قصور کی 4 تحصیل کونسلز قصور، چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن وجود میں آچکی ہیں۔ حلقہ پی پی-176 کا علاقہ تحصیل قصور میں واقع ہے۔ ابھی تک تحصیل کونسلز منتقلی کے عمل سے گزر رہی ہیں جو نہی تحصیل کونسلز منتقلی کے عمل سے گزر کر فعال ہوں گی گورنمنٹ کی دی گئی ہدایات و ترجیحات کے مطابق سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل کروایا جائے گا۔

(ج) اس فنڈ سے مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔

1۔ مہالم تا تلوار پوسٹ روڈ 2۔ کیلو تا جوڑا روڈ 3۔ شیخ سعد کالو والا پل مائنز

4۔ گوہڑ تا مہالم روڈ 5۔ کوٹلی رائے ابو بکر روڈ 6۔ چیک پوسٹ فتوحی والا روڈ

7۔ بائی پاس مہالم روڈ 8۔ ننھے والا روڈ 9۔ کیلو روڈ بھو چکے روڈ

10۔ ساندہ چستانہ روڈ 11۔ پیپال کلاں تا ڈھولن روڈ 12۔ روشن بھیلہ ٹوڈے پور

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

عام انتخابات 2018 کے بعد صوبہ بھر میں غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے خالی ہونے والی جگہ / زمین سے متعلقہ تفصیلات

785: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کس حد تک کامیاب رہا؟

(ب) غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے کل کتنی زمین واگزار کرائی گئی اور کتنے قابضین کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) ان قابضین کو کل کتنا جرمانہ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن ضلعی انتظامیہ کی کارکردگی کے مدِ نظر تسلی بخش رہا۔

(ب) غیر قانونی تجاوزات سے صوبہ بھر سے کل 127492 ایکڑ بازیاب ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کل شہری زمین تقریباً 1051 ایکڑ 02 کنال 19.5 مرلہ

(ii) کل دیہاتی زمین تقریباً 126440 ایکڑ 04 کنال 16 مرلہ

مندرجہ بالا رقبہ شہری کی اندازۂ مالیت 67483.0 ملین روپے

مندرجہ بالا رقبہ دیہاتی کی اندازۂ مالیت 95943.3 ملین روپے

کل مالیت 163.43 بلین روپے

قابضین کے خلاف ضلع کی سطح پر کارروائی کی گئی۔

(ج) قابضین کو جرمانہ ضلعی انتظامیہ نے کیا جس کی رپورٹ صوبائی سطح پر موجود نہ ہے۔

لاہور سنگھ پورہ تا شوالہ چوک تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

952: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنگھ لاہور پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک تک ٹریفک جام رہتی ہے سڑک کے دونوں طرف تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر عارضی نوعیت کی تجاوزات قائم کی جاتی ہیں پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے شیڈول 15 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔اس مد میں تجاوز کنندگان کو مبلغ-/71500 روپے تہہ بازاری سٹور جرمانہ کر کے MCL کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا گیا جبکہ ماہ جنوری 2021 میں تجاوز کنندگان کو مبلغ-/2,10,000 روپے مالیت کے انفورسمنٹ فائن ٹکٹ جاری کئے گئے

جہاں تک ٹریفک جام رہنے کا مسئلہ ہے، یہاں پر سارا دن بھاری گاڑیوں کا گزر رہتا ہے۔اس لئے سکول کے اوقات میں ٹریفک جام کا مسئلہ رہتا ہے جس کے حل کے لئے ٹریفک پولیس کی تعیناتی ضروری ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے شیڈول 15 کے تحت ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن)، شالامار زون کی سربراہی میں عملہ ریگولیشن سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر تجاوزات کے خلاف بلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔

لاہور کے قبرستانوں میں لائٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

974: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے قبرستانوں میں سابقہ حکومت نے لائٹس لگائی تھی جواب بند ہو چکی ہیں؟

(ب) لائٹس بند ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے؟

(ج) قبرستانوں میں لائٹ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے میت کو دفنانے میں بہت مشکل پیش آ رہی ہیں اور ڈکیتیاں بھی ہو رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور کے تمام قبرستانوں میں بند لائٹوں کو چلانے اور جن قبرستان میں لائٹ نہیں ہے وہاں پر لائٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے سابقہ دور حکومت میں کوئی لائٹس نہ لگائی ہیں۔

(ب) لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) لاہور میں قبرستانوں کی کل تعداد 645 ہے تمام قبرستانوں میں لائٹس مہیا کرنے کے لئے کثیر رقم درکار ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق فنڈز فراہم ہونے پر لائٹس لگادی جائیں گی۔

لاہور: یوسی 79 میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

978: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔79 لاہور میں تسلسل سے تجاوزات کی بہت زیادہ بھر مار ہے؟

(ب) یکم نومبر 2019 سے اب تک ڈپٹی کمشنر لاہور کو شہریوں کی جانب سے یو سی 79 (لاہور) میں تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان پر اب تک کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ تجاوزات کرنے والوں سے منتھلی لیتا ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا؟

(د) حکومت یو سی 79 میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کیا پالیسی بنا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون یو سی 79 میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا ہے اور قائم شدہ تجاوزات کا خاتمہ کرتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ یو سی 79 میں پختہ تجاوزات کے خاتمے کے لئے تین درخواستیں سمن آباد زون میں موصول ہوئی ہیں، ان درخواستوں پر کارروائی کرتے ہوئے یو سی 79 میں مختلف اوقات میں عارضی و پختہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے آپریشن کیا گیا ہے اور مبلغ -/2000 جرمانہ کیا گیا جو کہ MCL کے فنڈ میں جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور آئندہ یو سی 79 میں بھی قائم شدہ تجاوزات کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو 30 اگست 2018 سے تاحال فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1006: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ کو 30 اگست 2018 سے آج تک کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور ایم سی منڈی احمد آباد کی طرف سے کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے اور ہر منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل منصوبہ وار علیحدہ علیحدہ فرمائیں؟

(ب) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کا اشتہار کون کون سے اخبار میں دیا گیا ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی منڈی احمد آباد اوکاڑہ میں خلاف ضابطہ و قانون کوٹیشن ورک کے ذریعے کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے گئے ہیں حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 30۔اگست 2018 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو ترقیاتی فنڈ مہیانہ کئے گئے ہیں۔اور کوئی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ب) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ شروع کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھیکہ کسی کو الاٹ کیا گیا ہے۔

(ج) نہیں یہ درست نہ ہے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی خلاف قانون کوٹیشن ورک نہ کیا گیا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: مانیٹرنگ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

1007: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں ضلعی سطح پر کتنی اور کون کون سی مانیٹرنگ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی کمیٹیاں فعال ہیں؟

(ج) جو فعال نہیں ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلعی سطح پر کمیٹیاں وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق یا حکومتی ہدایات کی روشنی میں تشکیل دی جاتی ہیں جو اپنے شرائط و ضوابط کے مطابق کام کرتی رہتی ہیں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان میں 33 کمیٹیاں ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 27 کمیٹیاں فعال ہیں جبکہ 6 کمیٹیاں فعال نہیں ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں تجاوزات کے سدباب کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1012: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں عقب شالامار باغ بشارت روڈ شالامار چوک تا افتخار پارک جگہ جگہ انکروچمنٹ کی بھرمار ہے اور دکانداروں نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو انکروچ کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شام کے اوقات میں مذکورہ بالا سڑک کو پھل فروشوں خصوصاً کھانے کی دکانوں مثلاً شالامار تکہ شاپ، فوڈیز، شاہی مچھلی فروش، لاثانی مچھلی فروش ہاٹ باربی کیو نے نصف سے زائد سڑک کو قبضہ میں لے رکھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کا گزرنا محال ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک بمقام افتخار پارک قدیم مارکیٹ کے دونوں اطراف سے دکانداروں مثلاً صوفہ میکرز، موٹر سائیکل مکینک اور کباڑ فروش وغیرہ نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو نصف سے زائد قبضہ میں لئے ہوتا ہے جس کی وجہ سے سارا دن پیدل چلنے والے اور سڑک پر چلنے والی ٹریفک کا گزرنا محال ہے؟

(د) کیا متعلقہ ٹاؤن انتظامیہ نے مذکورہ سڑک کے دونوں اطراف انکروچمنٹ کے سدباب کے لئے کوئی کارروائی کی ہے تو کتنے دکانداروں اور پھل فروشوں کو سال 19-2018 میں چالان و جرمانے کئے ہیں مذکورہ سڑک کو انکروچمنٹ سے مستقل طور پر پاک کرنے کے لئے ٹاؤن انتظامیہ کیا حکمت عملی رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست ہے۔ پھل فروش، ریڑھی بان وغیرہ اکثر اوقات وہاں پر کھڑے ہو کر پھل فروخت کرتے ہیں جن کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست ہے۔ رات کے اوقات کار میں کھانے پینے کا سامان فروخت کرنے والوں کی دکانوں پر گاہکوں کا رش ہوتا ہے اور زیادہ تر گاہک اپنی موٹر سائیکل، گاڑی وغیرہ سڑک پر کھڑی کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے گزرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ اول تو دکاندار اپنی دکانوں میں ہی اپنا کام کرتے ہیں لیکن تجاوزات کرنے والوں کا سامان عملہ تہہ بازاری قبضہ میں لے کر داخل سٹور کرتا ہے۔

(د) عملہ تہہ بازاری شالامار زون دو شفٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔ سال 19-2018 میں 8 دکانداروں اور 18 پھل فروشوں کو مبلغ -/38500 روپے جرمانہ کی مد میں سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے ہیں۔ مذکورہ سڑک پر تجاوزات کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون متواتر کارروائی کرتا رہتا ہے۔ حالیہ کی جانے والی کارروائی کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ عامر ٹاؤن میں ڈویلپمنٹ کاموں کی تکمیل کے ٹائم فریم سے متعلقہ تفصیلات

1031: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کون سے ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں جس کے باعث لاہور کے متعدد علاقوں میں ہفتے میں دو دن چھ سے سات گھنٹے بجلی اور پانی غائب رہتا ہے؟

(ب) کیا سارے ڈویلپمنٹ کے کام ہربنس پورہ لاہور میں ہی ہو رہے ہیں؟

(ج) لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن میں کب تک ڈویلپمنٹ کے کام مکمل ہو جائیں گے کتنا عرصہ لگے گا؟

(د) کیا حکومت لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن کے رہائشیوں کو چھ چھ گھنٹے برائے ڈویلپمنٹ کام بجلی و پانی غائب ہفتے میں دو سے تین دن چھٹکارہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور شہر بھر میں ایسا کوئی ترقیاتی کام نہیں کر رہی جس کی وجہ سے بجلی و پانی کی سپلائی متاثر ہو۔

(ب) ہربنس پورہ لاہور کے علاوہ بھی عزیز بھٹی زون کی مختلف UCs ترقیاتی کام جاری ہیں۔

(ج) عامر ٹاؤن ہربنس پورہ رہائشی سکیم میں فی الحال کوئی ترقیاتی کام MCL نہیں کروا رہا ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) غیر متعلقہ ہے۔

لاہور شالیمار باغ کے تحفظ اور اس کی دیواروں کے ساتھ ناجائز تجاوزات کی روک تھام کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1066: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مشہور تاریخی ورثے شالامار باغ کے عقبی حصہ کے ساتھ ملحقہ آباد کاروں نے شالامار باغ کی دیوار اور سڑک کو تنگ کر کے ناجائز پکی تجاوزات اور عمارتیں بنا رکھی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ لاک ڈاؤن کے دوران شالامار باغ کے عقبی علاقہ میں نئی پکی عمارتیں بنا کر سڑک کا راستہ مزید تنگ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تاریخی شالامار باغ کے چاروں اطراف دیواروں کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے نیز پھل فروشوں اور ریڑھی بانو نے ٹاؤن انتظامیہ کے ساتھ ساز باز کر کے کچی اور پکی تجاوزات بنا رکھی ہیں؟

(د) محکمہ اس تاریخی شالامار باغ (ورثہ) کے تحفظ اور شالامار کی دیواروں کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات کے خاتمہ اور روک تھام کے لئے کیا حکمت عملی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جز ہائے بالا کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ مزید یہ کہ شالا مار باغ کے عقبی حصہ میں موجود پختہ عمارتوں جو کہ سرکاری جگہ پر تعمیر ہوئی ہیں کی نشاندہی کے لئے ریونیو ریکارڈ کے مطابق ریکارڈ کی پڑتال کی ضرورت ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جز ہائے کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ شالا مار زون میں سڑک کی چوڑائی وغیرہ سے متعلقہ کسی بھی قسم کا ریکارڈ موجود نہ ہے اس کے لئے محکمہ ریونیو سے نشاندہی کروائی جانا مناسب ہو گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ عملہ تہہ بازاری شالا مار زون 02 شفٹوں میں شالا مار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ ماہ نومبر 2020 میں 12 عدد تجاوز کنند گان کو مبلغ -/24000 روپے کے فائن ٹکٹ جاری کئے گئے۔ تصاویر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شالا مار باغ کے تحفظ کا معاملہ محکمہ آثار قدیمہ سے متعلقہ ہے جبکہ عملہ تہہ بازاری شالا مار زون ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کی زیر نگرانی شالا مار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 20-2019 میں ضلع کے ترقیاتی بجٹ، منصوبہ جات، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1071: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور اس کے ماتحت اداروں کا بجٹ مد وار کتنا کتنا تھا؟

(ب) ترقیاتی بجٹ کتنا تھا ادارہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس محکمہ کے تحت کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات اور عوامی فلاح کے منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) یہ منصوبہ جات کن کن کی سفارش پر کس کس افسر نے منظور کئے اوران میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے نامکمل ہیں؟

(ہ) پی پی۔243 میں کون کون منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں ان کے نام، خرچ کردہ رقم اوران کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ دومدوں میں کام کیا۔

i۔ پختہ سڑکات (2عدد) رقم 63.55 ملین

ii۔ سیوریج منوبہ جات (2عدد) رقم 13.95 ملین

کل منصوبہ جات (4عدد) رقم 77.500 ملین

(ب) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (II CDP-) کے تحت رقم 77.500 ملین فراہم کی گئی۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں کل 4عدد ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام سکیم تخمینہ لاگت خرچ رقم

1۔ توسیع وبہتری پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا لنک فورٹ 47.600 ملین 4 11.9 ملین

ہارون آباد روڈ براستہ بنگلہ کینال ولی کوٹ فورٹ عباس

2۔ تعمیر پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا چک نمبر HR/274 شرقی وبحالی پختہ سڑک مروٹ روڈ تا چک نمبر HR/274 غربی و 15.950 ملین 5.476 ملین تعمیر و پختہ سڑک ڈسپوزل نمبر 4 تا قبرستان روڈ لنک، بحالی پختہ

سڑک قائداعظم پارک تا ابوبکر صدیق ٹاؤن وارڈ نمبر 6 فورٹ عباس

3۔تعمیر سیورج چک نمبر 274/HR محمد حسین کالونی، رفیق والی گلی نزد بس سٹینڈ و تعمیر سولنگ سرور سندھی ہنی بیکری والی گلی، ماسٹر انور والی گلی محمد حسین کالونی 7.600 ملین 5.476 ملین و تعمیر و سولنگ و سیوریج پکا مربع اور بستی پھولڑا فورٹ عباس

4۔ تعمیر سوریج چک نمبر 272/HR والی ٹاؤن ، عمران اسلم امین والی گلی تا پاکستان سٹی، عبدالقیوم آرائیں تا لطیف والا مکان برائے راست زاہد 6.350 ملین 3.175 ملین مہار چٹھ کالونی و تعمیر سولنگ اینڈ سیوریج، قاری شبیر والی گلی، خلیل بیکری والی گلی، چٹھ کالونی و تعمیر و ٹف ٹائل، نواب کالونی نزد مسجد نورانور والی گلی و تعمیر سولنگ 268/HR تحصیل فورٹ عباس

(د) یہ منصوبہ جات پی پی۔244 میں تعمیر کئے جارہے ہیں جن کی سفارش محمد ارشد لیڈر صاحب MPA پی پی 244 فورٹ عباس نے فرمائی اور اس کی منظوری جناب ڈپٹی کمشنر صاحب چیئرمین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی بہاولنگر نے فرمائی۔ چاروں منصوبہ جات رننگ پوزیشن میں ہیں جبکہ مکمل فنڈ موصول نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہوئے ہیں۔

(ہ) پی پی۔243 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع بہاولنگر میں 20-2019 میں کوئی منصوبہ تعمیر نہ کروایا ہے۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی و ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو فنڈز کی فراہمی اور منصوبوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

1111: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو 5 مئی 2019 سے آج تک کتنے سرکاری فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کی اپنی آمدن کتنی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) 5۔جون 2019 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان پر لاگت کتنی آئی

ہے ٹینڈر کس تاریخ کو طلب کئے گئے اور کام کس ٹھیکہ دار کو الاٹ ہوا ہر ترقیاتی منصوبے کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے نان ڈویلپمنٹ اخراجات میں فنڈز کس کس جگہ خرچ کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو مئی 2019 سے ستمبر 2020 تک مبلغ -/59959620 روپے سرکاری گرانٹ کی صورت میں موصول ہوئے اور مبلغ -/6731219 روپے سرکاری آمدن وصول کی گئی۔

(ب) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے 5-جون 2019 سے ستمبر 2020 تک کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیا ہے۔

(ج) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے کل اخراجات، تنخواہ و پنشن، بل بجلی و متفرق اخراجات کی صورت میں مبلغ -/ 55269189 روپے خرچ کئے۔

ضلع سرگودھا: بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1117: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت کیسی ہے اس کی آخری مرتبہ مرمت و تعمیر کب کی گئی تھی کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک ٹریفک کے لئے قابل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر از سر نو کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت خراب ہے۔ تحصیل کونسل بھیرہ نومبر 2019 میں قائم ہوئی ہے۔ تحصیل کونسل کے پاس اس سڑک کا ریکارڈ نہ

ہے کہ یہ کب تعمیر ہوئی اور کب اس کی مرمت ہوئی۔ تحصیل کونسل نے اس سڑک کی تعمیر یا مرمت نہ کی ہے۔

(ب) اس سڑک کی حالت خراب ہے۔ قابل مرمت ہے۔

(ج) اس سڑک کی از سر نو تعمیر سے متعلق بہتر جواب محکمہ ہائی ویز ہی دے سکتے ہیں۔ تحصیل کونسل کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے یہ سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور کے مذبح خانوں میں اوسطاً روزانہ ذبح کئے جانے والے جانوروں کی تعداد نیز ڈاکٹر اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

1163: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مذبح خانوں میں ذبح کئے جانے والے جانوروں کی صحت اور ان کے گوشت کے انسانی استعمال (Human Consumption) کے لئے صحیح ہونے کی تصدیق محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) لاہور کے مذبح خانوں میں روزانہ اوسطاً کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور ان مذبح خانوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور عملہ تعینات ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ایک کمپنی (پنجاب ایگری کلچر اینڈ میٹ کمپنی) کے مذبح خانے میں گوشت کو عالمی معیار کے مطابق پراسیس کیا جاتا ہے جو کہ ویٹرنری ڈاکٹرز کی زیر نگرانی حلال اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور ذبح کئے گئے ہر جانور کا Ante Mortem اور Post Mortem تربیت یافتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے.

(ب) لاہور کے سلاٹر ہاؤس میں روزانہ اوسطاً 230 بڑا (بیف) اور 3700 چھوٹا (مٹن) جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ نیز ٹوٹل 8 کوالیفائیڈ ویٹرنری ڈاکٹرز اور 283 باقی عملہ تعینات ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جناب محسن عطا خان کھوسہ! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 822.جی، کھوسہ صاحب!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

ڈیرہ غازی خان: چاکرانی قبیلہ کے مسلح افراد کا دوزو نامی شخص کے گھر پر حملہ میں قتل اور اغواء سے متعلقہ تفصیلات

822: **جناب محسن عطا خان کھوسہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24 مئی 2021 کو ضلع ڈیرہ غازی خان بارڈر ملٹری پولیس کے تھانہ سیمنٹ فیکٹری کی حدود میں لادی / چاکرانی گینگ کے مسلح افراد نے جیانی قبیلہ کے ایک فرد (دوزو) کے گھر دن دس بجے حملہ کیا، خیر و جیانی کو موقعہ پر قتل کر دیا۔ رمضان اور خادم ولد دوزو کو اغوا کر کے لے گئے بعد ازاں رمضان پر بہیمانہ تشدد کر کے ناک، کان و بازو کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کر دی؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اب تک اس اندوہناک واقعہ پر کیا کارروائی کی گئی ہے اور اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی موجودہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس کو ہم pending کرتے ہیں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، کھوسہ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب گواہ ہیں ہم اکثر اوقات non issues پر بھی اپنا کافی وقت ضائع کرتے ہیں لیکن یہ معاملہ اہم نوعیت کا ہے اگر لاء منسٹر صاحب کو district administration سے کوئی briefing نہیں ملی تو میں اس کو pending نہیں کرنا چاہتا میں اس پر زیادہ debate بھی نہیں کرنا چاہتا مجھے اس معاملے کا علم بھی ہے اور لاء منسٹر

صاحب on behalf of district administration جو جواب دیں گے میں اس سے بھی واقف ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں اگر مجھے اجازت دیں کہ یہ چیف منسٹر صاحب کا ضلع ہے اور لاء منسٹر صاحب گواہ ہیں کہ اس نوعیت کا معاملہ جو وہاں پر پیش آیا اور جو انتہائی سنگین ہے جس میں ہماری law enforcement agencies shortcoming کی ہمیشہ کمی رہی ہے ۔ DG Khan کے حوالے سے بجٹ بنتے وقت ہماری جب بھی چیف منسٹر صاحب سے meetings ہوئی لاء منسٹر صاحب بھی ہمیشہ وہاں موجود تھے اور وہاں restructuring of police اور خاص طور پر قبائلی علاقوں کے اندر پولیس کا ڈھانچہ ختم ہو گیا ہے گزشتہ تیس، چالیس سالوں کے دوران law enforcement agencies میں بھرتیاں نہیں ہوئی اس لئے ہمیں اس واقعے کا اندازہ تھا اور اس کی ہم نے پہلے ہی نشاندہی کی تھی میں آپ کی توجہ چاہوں گا مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میری اس درخواست پر اور اس سنگین صورتحال میں جس کا ہمیں پہلے سے ادراک تھا اس کا تدارک نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ اندوہناک واقعہ پیش آیا کیونکہ اس معاشرے میں اس علاقے میں پولیس سسٹم نہیں ہے جس سے judicial system متاثر ہوتا ہے اور لوگ اس طرح سے اپنے انصاف کا ایک parallel نظام مرتب کرتے ہیں جو ہمیں دیکھنے میں آیا ہے۔ میری آپ سے صرف اتنی سی گزارش ہے خطرہ اس بات کا ہے کہ اگر اس کا آئندہ کے لئے تدارک نہیں کیا گیا تو خدانخواستہ پھر اس طرح سے لوگوں کی گردنیں نہ کٹنی شروع ہو جائیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے بھائی کھوسہ صاحب میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں اور میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ ہمارے آخری اجلاس کے دوران district administration کی طرف سے جواب آ گیا تھا لیکن آج چونکہ مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ مسئلہ take up ہونا ہے اس لئے میرے پاس تحریری جواب نہیں ہے اس لئے میں تفصیل سے جواب نہیں دے سکتا لیکن میں صرف مختصراً اپنے معزز ممبر تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ یہ انتہائی سنگین واقعہ ہوا اور اس کا نوٹس نہ صرف چیف منسٹر پنجاب نے لیا بلکہ پرائم منسٹر آف پاکستان نے بھی اس کا

نوٹس لیا ہے اس کے بعد لاہور سے چیف منسٹر صاحب کے حکم پر Additional Chief Secretary Home کی سربراہی میں ایک سپیشل کمیٹی DG Khan گئی اور اس کمیٹی میں Additional IG CTD اور وہاں کی لوکل انتظامیہ بھی شامل تھی اور ہمارے ایک معزز منسٹر جناب ملک اختر، حنیف پتافی صاحب اور کچھ دوسرے ہمارے دوست بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ میری اطلاع کے مطابق میں غلط بھی ہو سکتا ہوں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کھوسہ صاحب کو بھی اطلاع بھجوائی تھی لیکن ان کا شاید رابطہ نہیں ہو سکا وگرنہ ہم ان سے بھی input لے لیتے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے اس علاقے میں law and order کو maintain کرنے کے لئے ہم نے ڈیرہ غازی خان میں ایک meeting کی تھی جس میں کھوسہ صاحب بھی موجود تھے اور باقی نیشنل اسمبلی اراکین اور صوبائی اسمبلی اراکین بھی موجود تھے اور ہم نے ان کے جو بھی concerns تھے وہ بھی مد نظر رکھے اور ان کی سفارشات بھی مد نظر رکھیں اور اب بھی میں اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے ایک دو دن میں میری پوری administration ان کو briefing بھی دے گی اور وہاں جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان سے بھی ان کو آگاہ کیا جائے گا اور ان سے تجاویز اور سفارشات لینے کے بعد جو یہ suggest کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ وہی ہم کریں گے لہذا اس لئے میں نے request کی تھی کہ اس کو pending فرمادیں۔ میں اپنے بھائی سے رابطہ کر کے انشاءاللہ اس معاملے کو resolve کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، کھوسہ صاحب! اس کو pending کرتے ہیں میری بھی لاء منسٹر صاحب سے request ہے کہ کھوسہ صاحب ہمارے بڑے محترم ممبر ہیں تو ان کی inclusion اس میں ضروری ہے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محسن عطا خان کھوسہ! آپ بات کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں میں نے فلور کھوسہ صاحب کو دیا ہے۔ جی، کھوسہ صاحب!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! اس واقعہ کے فوراً بعد جو ہمارے معزز ممبرز، منسٹرز وہاں تشریف لے گئے تھے اور CM Office سے مجھے بھی ایک اطلاع آئی کہ آپ بھی جائیں

اور deceased party کو console کریں۔ میں عرض کروں گا کہ مرنے والے بھی کھوسے تھے اور مارنے والے بھی کھوسے تھے اور اتفاق سے یہ میری سیاسی جنم بھومی بھی ہے اور یہی علاقہ ہے جہاں میں 80 کی دہائی میں پہلی دفعہ یونین کونسل کا چیئرمین منتخب ہوا۔ وہاں کے لوگوں کی جو psyche ہے اس سے ہم سب واقف ہیں کہ اس حد تک یہ واقعہ کیوں ہوا؟ گلہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ایک کال کر کے console نہیں کیا کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا جبکہ وہ یہاں سے خود تحصیل ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ وہاں سے چھ کلومیٹر دور جہاں یہ واقعہ پیش آیا ہے ان کے ایک چھوٹے بھائی نے بھی اسی یونین کونسل میں آٹھ دس سال chairmanship کی ہے so ہم سب کے یہاں پر joint concerns ہیں ان کے آفس سے اطلاع آئی کہ آپ وہاں جائیں اور deceased party کو کنٹرول کریں۔ میرا یہ گلہ ان سے ہے اور میں ان کے پاس جا کر ان لوگوں کی فاتحہ خود وصول کروں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جناب محمد اشرف رسول! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 214/21 ہے۔

فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29 مئی 2021 روزنامہ "مشرق" کے مطابق شیخوپورہ کی تحصیل فیروزوالا میں سرکاری پانی کے ٹیوب ویل ضلعی انتظامیہ کی نااہلی اور محکمہ بلدیات کی عدم توجہی کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ رہائشی علاقوں کے لئے دی گئی سیوریج کے گندے گٹر بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے گندے گٹروں کا پانی سرکاری پانی میں شامل ہو رہا ہے اور عوام گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے ہیپاٹائٹس اور جگر کی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ ہے۔ بہتر پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے فیروزوالا کی عوام میں شدید پریشانی میں مبتلا ہے اور کوڑا کرکٹ کی گندگی کو اٹھانے کے لئے بھی انتظامیہ کوئی مناسب انتظام نہیں کر رہی جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر، اُبلتے گٹر اور مضر صحت

سرکاری واٹر سپلائی بیماریاں بانٹ رہی ہیں۔ عوام جانوروں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس خبر سے فیروزوالا کی عوام میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! لوکل گورنمنٹ پر جب تک قانونی ڈاکہ نہیں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد جس کو سپریم کورٹ نے ختم کر دیا ہے اس وقت سے چار ٹیوب ویلز کا ٹینڈر ہو چکا ہے۔ ٹینڈر موجود ہے، ٹھیکیدار بھی موجود ہیں اور پیسے بھی موجود ہیں۔ ہمارا CEO بہت اچھا ہے لیکن اس بے چارے کو مقامی سیاسی لوگوں نے تین چار دھڑے جو ہمارے سیاسی مخالف وہ اس وقت حکومت میں ہیں۔ وہ کبھی اِدھر کھینچتے ہیں اور کبھی اُدھر کھینچتے ہیں اور کام رُکا ہوا ہے۔ وہاں نہ فنڈز کی کمی ہے، ٹینڈر ہو چکا ہے اور میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ فیروزوالا اور کوٹ عبدالمالک میں گندگی کی انتہا ہے۔ وہاں ذرائع موجود ہیں لیکن CEO بے بس ہے۔ اس کو انہوں نے بے بس کیا ہے یہ حکومت کا کام ہے کہ اس مسئلے کو حل کرے کیونکہ وہاں کی عوام بہت تنگ ہے وہاں پانی بالکل نہیں آرہا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب ایک کمیٹی بنائیں اور خود دورہ کرکے دیکھ لیں کہ وہاں فنڈز کو استعمال کرنے سے کیوں روکا جارہا ہے؟ یہ بڑی تشویش کی بات ہے۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس وقت منسٹر موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب معظم شیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب معظم شیر!

تحصیل نورپور تھل کو آفت زدہ قرار دے کر کسانوں کی مالی امداد کا مطالبہ

جناب معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میری تحصیل نورپور تھل کا بہت اہم معاملہ ہے۔ تحصیل نورپور تھل پنجاب کی بہت پسماندہ ترین تحصیل ہے، دور ہے اور ریموٹ ایریا ہے۔ اس وقت وہاں پر جس وقت میں آپ سے اس ایوان میں بات کر رہا ہوں اور مخاطب ہوں وہاں پر

حکومت کے بنک کے اہلکار اس وقت کسانوں کو زدو کوب کر رہے ہیں۔ وہاں چھوٹے زمیندار جو پانچ، دس، پندرہ ایکڑ کے زمیندار ہیں ان کو زدو کوب کیا جارہا ہے۔ انہیں اس بات پر زدو کوب کیا جارہا ہے کہ آپ نے جو زرعی قرضے لئے تھے وہ واپس کریں۔ میرے پاس پچھلے 9سالوں کے notificationsہیں۔ پچھلے 9سالوں سے لگاتار پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ نے اس علاقے کو climate effectedاور آفت زدہ قرار دیا ہوا ہے کیونکہ کبھی بارش ہوتی ہے، کبھی نہیں ہوتی اور کبھی بے وقت ہوتی ہے جس کی وجہ سے میری تحصیل consistently agricultural drought کو face کر رہی ہے۔ کمشنر سرگودھا نے 2020 کی recommendation بھیجی ہوئی ہے اور 2021 کی منظور شدہ فائل ڈپٹی کمشنر صاحبہ کے پاس موجود ہے لیکن وہاں بجائے اس کے کہ کسانوں کو rehabilitate کیا جاتا لیکن نہیں کیا جارہا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو accommodate کیا جائے، ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کی ضرورت ہے، ان کی مالی امداد کی جانی چاہئے اور اگلی فصل کے لئے بیج دینا چاہئے لیکن وہاں اہلکار جاکر ان کو زمینوں کی نیلامی کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ یہاں سب کسان موجود ہیں، کیا یہ درست ہے کہ زمیندار جو پہلے مصیبت میں ہیں ان کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ وہاں دس سال بارشیں نہیں ہوئیں۔ اس وقت پیداوار ختم ہو چکی ہے۔ کیا ان کے ساتھ یہ سلوک ہونا چاہئے؟ اِن کو تو اُن کسانوں کی مدد کرنی چاہئے اور ایمرجنسی declare کرنی چاہئے کیونکہ یہ تحصیل پہلے ہی آفت زدہ declare ہو چکی ہے۔ اس وقت 2020 اور 2021 کے cases recommend ہو چکے ہیں لیکن وہاں پر لوگوں کو اُلٹا تکلیف پہنچائی جارہی ہے اور دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ ہم آپ کی زمین کو نیلام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت! کیا آپ جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ معاملہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق ہے۔ میں اس پر اتنی گزارش کروں گا کہ جو علاقہ آفت زدہ declare ہوتا ہے وہ بورڈ آف ریونیو کرتا ہے۔ ان کی جو بھی ادائیگیاں ہوتی ہیں اور قرضے ہوتے ہیں وہ بنکوں نے لینے ہوتے ہیں جو defer کر دیئے جاتے ہیں یا حکومت ان کو جو ریلیف دینا چاہے وہ دیتی ہے۔ معزز ممبر میرے عزیز ہیں۔ میں ان کو اسمبلی میں پہلی دفعہ سُن رہا ہوں اس لئے میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ان

کے والد صاحب سے کافی لمبا عرصہ اس ہاؤس میں اکٹھے گزرا ہے۔ یہ میری جانب سے جو بھی مدد چاہیں گے اور ان کا علاقہ جو آفت زدہ declare ہوا ہے تو یہ اس کا notification مجھے دیں تو میں بھی اس حوالے سے pursue کر لوں گے۔

جناب چیئرمین: معظم صاحب! آپ کو وزیر زراعت نے open invitation دیا ہے۔ آپ ان سے ابھی مل لیں۔ یہ آپ کی مدد کریں گے۔

محترمہ راشدہ خانم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

لاہور کے متعدد سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا مطالبہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! میں آپ سے بہت عاجزانہ درخواست کرتی ہوں اور میں نے کئی دفعہ یہ درخواست کی ہے۔ میں نے 39 سکولوں کا visit کیا ہے جن میں سپیشل بچوں کے سکول بھی ہیں۔ ان کے پاس فرنیچر نہیں ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کے چھوٹے چھوٹے کام کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ کئی سکولوں میں سائنس لیبارٹری کے آلات نہیں ہیں، کہیں کمپیوٹر نہیں ہیں، کہیں کچھ نہیں ہے اور تھوڑی تھوڑی چیزوں کی کمی ہے۔ اگر ان سکولوں کی یہ کمی دور کر دیں تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ ہم لوگوں نے عوام میں ووٹ لینے کے لئے جانا ہے تو ہم ان کو کیا منہ دکھائیں گے کہ ہم نے آپ کے لئے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ نے بڑی محنت کی ہے۔ انہوں نے 39 سکولوں کا visit کیا ہے۔ یہ سکولوں کے visit سے متعلق اپنی رپورٹ دیں۔ ہم ان کی رپورٹ وزیر سکول ایجوکیشن جناب مراد راس صاحب کو دیں گے اور ان کے ساتھ ان کی میٹنگ بھی کروائیں گے۔ یہ باہمی طور پر جو فیصلہ کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اب وزیر قانون ایک رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I lay the Performance Audit Report on District Headquarter Hospital Okara for the audit year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Account Committee-II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب چیئر مین: اب محترمہ ساجدہ بیگم کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 216 پڑھیں۔

لیبر لاز میں بھٹہ مزدوروں کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں لیبر لاز موجود ہیں ہیں جن کے تحت ورکر کی فلاح و بہبود کی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی لیبر لاز تو موجود ہیں لیکن ان پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد نہیں ہوتا کیونکہ

ان لاز کے مطابق فیکٹریوں میں جتنے لوگ کام کرتے ہیں ان کی تعداد کے حساب سے مل مالکان کو سوشل سکیورٹی کی مد میں کٹوتی کرانا پڑتی ہے تب جا کر ان ورکرز کو benefit مل سکتا ہے اس کے پیش نظر ساہوکار اپنے اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی پوری تعداد بتاتا ہے اور نہ ہی پوری کٹوتی کراتا ہے۔ خاص طور پر بھٹہ مزدور تو بالکل ہی ignored ہیں وہ کسی بھی لیبر لاز میں شامل نہیں ہیں اس لئے بھٹہ مالکان پیسے جمع کرانے سے بھی آزاد ہیں۔ لیبر لاز کے مطابق اگر کوئی ورکر دوران ڈیوٹی اپنی جان کی بازی ہار جاتا ہے تو اسے بیس سے پچیس لاکھ روپے یکمشت ملتے ہیں اور پھر اس کی فیملی کو تقریباً 18000 روپے ماہانہ پنشن کی مد میں ادائیگی جاری رہتی ہے تاکہ اس کی فیملی دربدر کی ٹھوکریں کھانے سے محفوظ رہے اور بچوں کی پرورش و تعلیم مکمل ہو سکے لیکن بھٹہ مزدور کو صرف اس وقت تک تنخواہ ملتی ہے جب تک وہ زندہ ہے اور کام کر رہا ہے۔ میں یہاں پر صرف ایک مثال ایوان کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں کہ چند دن پہلے خوشاب میں واقع پندے خان پٹھان کے بھٹہ پر ایک مزدور کام کر رہا تھا کوئلہ ڈالتے ہوئے اس کا پاؤں پھسلا اور وہ جلتی ہوئی آگ میں جا گرا گرنے کے ساتھ ہی وہ فوت ہو گیا اس کی بیوی ایک حادثے میں معذور ہو گئی تھی اب اس کے پانچ معصوم بچے ہیں لیکن ان کا کوئی سہارا نہیں ہے اگر بھٹہ مزدور پر بھی لیبر لاز لاگو ہوتے تو یہ فیملی کم از کم اس طرح بے یار و مددگار نہ ہوتی بلکہ سب سے پہلے انہیں بیس سے پچیس لاکھ روپے یکمشت ملتے پھر ہر ماہ اس کی فیملی کو 18000 روپے ملنے تھے۔ میں نے صرف ایک واقعہ ایوان کے سامنے پیش کیا ہے لیکن ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن رپورٹ نہیں ہوتے۔ اس سلگتے ہوئے مسئلہ کے دیرپا حل کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کو کسی کمیٹی کے سپرد کر کے اس کا کوئی مناسب wayout نکالا جائے تاکہ بھٹہ مزدور بھی لیبر لاز سے مستفید ہو سکیں۔ آئے روز بھٹہ مزدوروں کا ایسے حادثات میں جان کی بازی ہار جانا اور پھر ان کی فیملیز کا کوئی پرسان حال نہ ہونا، انہیں کوئی مالی مدد اور ماہانہ پنشن نہ ملنے سے پنجاب بھر کے بھٹہ مزدوروں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ میں پیش کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئر مین: اب مورخہ 26۔ مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے جو پیش ہو چکی ہے۔ اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میری عرض سُن لیں۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! اس قرارداد کو آپ خود کئی دفعہ pending کر چکے ہیں لیکن اس کا جواب نہیں آ رہا۔ قرارداد کا جواب ایک دفعہ، دو یا چار دفعہ نہ آئے تو یہ ایک alarming بات ہے لہٰذا اس کو اتنا non-serious نہ لیا جائے۔ چونکہ آپ pending کرنے کا announce کر چکے ہیں تو میں آپ کی اجازت سے دوسری بات عرض کرنا چاہتا ہوں جس پر ایوان میں بیٹھے تمام معزز ممبران کو بھی سوچنا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں جنگِ آزادی کے اُن لوگوں کے بارے میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں جن کی روحیں صرف یہ دیکھ کر تڑپ رہی ہوں گی کہ کس طرح حکومت نے دلیپ کمار اور راج کپور کا اربوں روپے کا گھر nationalization کی پالیسی کا section 4 لگا کر acquire کیا لیکن میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اور ہم سب اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں کہ ہم نے مولانا ظفر علی خان، سکھ دیو، لاجپت رائے، بھگت سنگھ اور گرو دیو کے لئے کیا کیا ہے؟ چند فرلانگ کے فاصلے پر Bradley Hall ہے جسے اگر آپ دیکھیں گے تو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی کیونکہ hall کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔ جب ہماری حکومت تھی تب بھی ایوان میں کہا کہ Bradley Hall کو سنبھال لو کیونکہ اس جگہ کا بہت بڑا مقام ہے۔ یہاں قائداعظم آئے تھے اور گاندھی صاحب نے بہت کچھ کیا تھا لیکن اس عمارت کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ ہم چند کروڑ روپے لگا کر Bradley

Hall کو نہیں بنا سکے لیکن ہم آج اپنے بچوں کو راج کپور اور دلیپ کمار کو ہیرو بنا کر دے رہے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں کہ ہماری جنگِ آزادی میں ان کا کیا کردار ہے؟ خدا کی قسم میں چار پانچ دن سے یہ دیکھ رہا ہوں۔ میں یہ بات صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ Land Acquisition Act کا section 4 ایک public interest ہے اور اس بات کا لاء منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکا کہ ہم اُن لوگوں کی یادگار منائیں جنہوں نے واقعی قربانیاں دی ہیں۔ میاں شفیع صاحب کو کون نہیں جانتا جنہوں نے آزادی اور پاکستان مسلم لیگ کے لئے کیا کچھ نہیں کیا لیکن کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ ہمارے بچے مجھ سے اور آپ سے کہیں گے کہ ہمارے ہیرو دلیپ کمار اور راج کپور ہیں لیکن قائداعظم تو ہمارے ہیرو نہیں ہیں۔ میں ایک اور بات بتاتا چلوں جسے سُن کر آپ کو بھی افسوس ہوگا اور یہ بات قائداعظم کے بمبئی والے گھر کی ہے جب وہ گورنر جنرل بن چکے تھے۔ میں تاریخ کا ادنیٰ سا طالب علم ہوں لیکن مجھ سے بڑے learned لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں یہ بات ایوان میں اس لئے لانا چاہتا ہوں تاکہ اس پر ہم غور کریں۔ جب قائداعظم کو پتا چلا تو انہوں نے اُس وقت کے انڈیا کے ہائی کمشنر پرکاش کو بلا کر کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرا گھر acquire کرنے جا رہے ہو اور یہ کوئی ہوائی بات نہیں ہے میں کتابوں سے نکال کر دکھا سکتا ہوں۔ مزید قائداعظم نے اُس سے کہا کہ جواہر لال کو کہہ دو کہ میں نے یہ گھر نہیں چھوڑنا کیونکہ میں نے بڑی محنت سے بنایا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اُس پر litigation آج بھی جاری ہے۔ ہم چند کروڑ روپے دے کر اُس کو گورنمنٹ آف پاکستان کا کوئی ادارہ نہیں بنا سکے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دلیپ کمار اور راج کپور ہمارے کیا لگتے ہیں کیونکہ ہم نے ابھی اربوں روپے اس کو restore کرنے پر بھی لگانے ہیں۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں اس پر reply کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے عزیز بھائی شیخ علاؤالدین ہمیشہ اچھی باتیں اور اچھی نشاندہی کرتے ہیں۔ انہوں نے سکھ دیو، بھگت سنگھ اور مولانا ظفر علی خان کے بارے میں کہا کہ اُن کی یادگار کے لئے کچھ کیا جانا چاہئے جس سے میں بالکل

اتفاق کرتا ہوں۔ یہ بڑے تحمل سے میری گزارشات سُن لیں۔ چند چیزوں کے بارے میں کراچی اورKPK کے اندر بھی ہوا ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر بھگت سنگھ، سکھ دیو یا جتنے بھی دیگر اہم افراد ہیں وہ 1985 سے پہلے کے وفات پا چکے ہیں اور 1985 سے لے کر آج تک ان کی سمادیوں پر کچھ نہیں کیا گیا۔ یہ حکومت تو ابھی آئی ہے البتہ اس سے پہلے بھی حکومتیں گزری ہیں، وزراء اور وزراء اعلیٰ بھی رہے ہیں لیکن پنجاب کے اندر جتنے انہوں نے نام لئے ہیں اس حوالے سے میں شیخ صاحب کی سوچ سے مکمل متفق ہوں اور سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اُس وقت بھی ضرور کہا ہو گا لیکن اُس وقت کے چیف منسٹر کی priorities دوسری ہوں گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس پر دھیان دیا جائے گا۔ صوبہ پنجاب میں اسی دَور کے اندر ان شخصیات کو مستند اور مناسب respect دی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جس طرح چودھری ظہیر صاحب ہمارے سینئر اور seasoned پارلیمنٹرین ہیں اسی طرح شیخ علاؤالدین صاحب بھی ہماری پنجاب اسمبلی کا asset ہیں۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ چودھری صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے بھگت سنگھ شہید، ارفع کریم، گنگا رام کے گنگا پور اور شہباز بھٹی شہید کے گاؤں کو مثالی village بنایا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): یہ میرے ہی حلقے میں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، مجھے بالکل پتا ہے۔ ایک وکیل ورک صاحب ہیں جو صدر بھی ہیں اور اس حوالے سے چودھری صاحب کو پتا ہے کہ بھگت سنگھ کے گھر پر اُن سے قبضہ واپس لیا ہے اور میں اپنے بھائی سردار رمیش سنگھ اروڑا کو بھی ساتھ لے کر گیا تھا۔ اصل میں دُلا بھٹی وغیرہ ہی ہمارے ہیرو تھے لیکن جن کی ہم مثال پیش کرتے ہیں وہ ڈکیت ہمارے ہیرو نہیں ہیں۔ چودھری

صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے جس پر ہم سب متفق ہیں کیونکہ ہمارے ہیر و رائے احمد کھرل اور اس طرح کے افراد تھے جو پاکستان کے لئے کام کرتے تھے اور ثقافت کو آگے بڑھاتے تھے۔ میں چودھری صاحب کے لئے ذاتی طور پر گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ چاہتے ہیں تو میں ابھی اِن کو WhatsApp notification کر دیتا ہوں کیونکہ ارفع کریم گاؤں، گنگا پور گاؤں، بھگت سنگھ، بگا گاؤں اور شہباز بھٹی شہید کے گاؤں کو میں نے گزشتہ حکومت میں بطور وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق شہباز شریف صاحب سے مثالی گاؤں بنوایا تھا۔ اس کا notification میرے پاس موجود ہے جو میں چودھری صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ایک تو سندھو صاحب مجھے WhatsApp کے ذریعے notifications بھیج دیں اور دوسری بات یہ کہ ایس پی سنگھا بھی تھے جنہوں نے casting vote پاکستان کے حق میں دیا تھا لہٰذا اُن کا نام بھی لے لیتے کیونکہ وہ اِن کی community سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم زیر التواء قرارداد لیتے ہیں جو کہ جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل صاحب کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وزیر صاحب اپنا موقف پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا خیال تھا کہ آپ بہت بہتر سمجھتے ہیں اور آپ کہیں گے کہ یہ "بریڈلے ہال" تو سنبھال لو۔ میں اس کے لئے تیار ہوں اور اپنی جیب سے contribute کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ میرے ساتھ چلیں اور دیکھیں کہ وہ کتنی اہم جگہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یاور بخاری صاحب!

بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد متاثر (۔۔۔جاری)

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! اس سوشل ویلفیئر اور بیت المال سے قرارداد سے متعلق عرض ہے کہ 1994 سے لے کر آج تک پنجاب کی آبادی چار کروڑ سے 12 کروڑ ہو گئی ہے جبکہ بیت المال کو 10 کروڑ روپے دیا گیا ہے جو کہ آج تک بھی وہی ہے۔ اس دفعہ ہم لوگوں نے پہلی بار حکومت پر pressure ڈال کر سوشل ویلفیئر کے بجٹ میں تقریباً 300 گنا اضافہ کروایا ہے جبکہ بیت المال کے اندر وفاقی بیت المال نے پناہ گاہوں کی صورت میں اور meals and deals کی صورت میں ہماری مدد کی ہے جو کہ ہمارے 10 کروڑ روپے کے بجٹ میں show نہیں ہوتا لیکن یہ جو 10 کروڑ روپے show کر رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ districts کو اضافی پیسے نہیں دیے گئے تو یہ بالکل درست ہے اور اس بجٹ کے اندر اس چیز کا ہم انشاء اللہ سدباب کرنے جارہے ہیں۔ میں آپ کو امید دلاتا ہوں اور اپنی حکومت سے امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بجٹ کے اندر خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! آپ اس قرارداد کی favor کر رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! بالکل میں اس قرارداد کی favor کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی زیر التوا قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ کی طرف سے آنا ہے جو کہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران تشریف رکھیں۔ میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ اب ہم آج کے اجلاس کی قراردادیں لیتے ہیں اور پہلی قرارداد محترمہ ثانیہ کامران صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کے تقرر کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ یہ recommendatory ہے وفاقی حکومت کو ہماری طرف سے سفارش جاتی ہے تو ہم سفارش کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے تو محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں ٹائلٹ فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

جناب چیئرمین! اگر اجازت دیں تو میں تھوڑی سی اس پر بات کر لوں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اس قرارداد کی تصحیح کر لیں کہ بچیوں کے سکولوں میں

Gender Sensitive Toilets کسی دوسرے gender کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بچیوں کے سکولوں میں بچیوں کے لئے ہی toiles ہوں گے تو اس قرارداد میں یہ تھوڑی سی تصحیح کر لیں۔ جن سکولوں میں co- education ہے وہاں پر Gender Sensitive Toilets بن سکتے ہیں لیکن جو سکولز ہیں ہی بچیوں کے تو وہاں پر Gender Sensitive کیا ہو گا؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے gender sensitive کو explain کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کے حوالے سے محترمہ سے request کروں گا کہ اس قرارداد کو amend کر لیں کہ "بچیوں کے تمام سکولوں میں toilets کی سہولت فراہم کریں" اس کو ایسے کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب جیسے کہہ رہے ہیں ویسے کر لیں۔

جناب چیئرمین: یہ ترمیم شدہ قرارداد اس طرح سے ہے:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

یہ ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں toilets کی سہولت فراہم کی جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! تقسیم سے پہلے اگر اس پنجاب کے خطے کو دیکھیں تو یہاں پر بہت سی سکھ کمیونٹی آباد تھی جو کہ 1947 میں یہاں سے نکل کر بھارت گئی لیکن پاکستان کے جو positive اقدام ہیں جیسے کرتارپور صاحب کی corridor کی opening ہوتی ہے تو بھارت کے اندر "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ لگانے والا سکھ ہوتا ہے۔ بھارت میں آج بھی سکھ کھڑا ہو کر جب پاکستان زندہ باد کہتا ہے تو بھارت کی عوام کو خاص طور پر بھارت کی اسٹیبلشمنٹ اور بھارت میں اس وقت جو آر ایس ایس کی حکومت ہے، کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ "ہم پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں" لیکن میری آپ سے گزارش ہو گی کہ جس طرح شیخ علاؤالدین صاحب ابھی فرما رہے تھے، ہمارے بہت سارے تحریک آزادی کے لیڈران ہیں، تو میری لاء منسٹر صاحب سے request ہو گی کیونکہ جب بھی ہم نے ان سے request کی تو وہ minority کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتے ہیں چاہے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کرسچئین ہوں۔ تو "بھگت سنگھ جی" کے نام سے جو گاؤں ہے اسے دوبارہ rehabilitate کیا جائے کیونکہ وہاں پر کام ہونے والا ہے۔ Plus مہاراجہ رنجیت سنگھ who is son of the soil پہلے پنجابی حکمران تھے جنہوں نے تقسیم سے 40 سال پہلے یہاں پر حکومت کی اور۔۔۔

جناب چیئرمین: رمیش صاحب! آپ نے سانحہ امرتسر پر بات کرنی تھی؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! Sorry

جناب چیئرمین: آپ نے سانحہ امرتسر پر بات کرنی تھی۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! میں سانحہ امرتسر کے متعلق قرارداد پرسوں پیش کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! رمیش سنگھ اروڑا کی جو علیٰحدہ قرارداد آ رہی ہے تو انشاءاللہ جب وہ پیش ہو گی تو اس کو اسی حساب سے take up کر کے جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے بہت ہی اہم مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی کہ جو بھی ہمارے National Hero's رہے ہیں

جنہیں ہم National Hero's مانتے ہیں، ان کی یاد کے لئے کم از کم ہمیں ان کی "یادگاریں" قائم کرنی چاہئیں تاکہ ان کی acknowledgment ہو۔

جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس issue کی طرف مبذول کرواؤں گا کہ یہاں پر 2003 یا 2004 میں تحریک پاکستان کی یادگار کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا جو کہ میرا خیال ہے کہ غلام حیدر وائیں صاحب کے دور میں شروع کیا گیا تھا جسے نامکمل چھوڑ دیا گیا۔ اب اس پر کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے کہ جتنی respective Governments آئی ہیں، زیادہ تر period ایسا گزرا ہے جو وائیں صاحب کی سیاسی جماعت تھی اس جماعت سے متعلق ہی periods آتے رہے لیکن کسی نے بھی اس پر توجہ نہیں دی۔ میں آپ کے توسط سے آج یہاں اس معزز ایوان میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ہمیں یہ ضرور سفارش کرنی چاہئے کہ ہمیں اس یادگار کو مکمل کرنا چاہئے۔ میں بھی اس میں شامل ہوں، موجودہ حکومت بھی شامل ہے اور سابقہ حکومت والے بھی شامل ہیں لیکن اس یادگار کو ہمیں مکمل کرنا چاہئے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

دیپالپور کی بزنس کمیونٹی "رحمانی فیملی" پر تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ، جناب چیئرمین! Honorable Law Minster صاحب موجود ہیں تو میں آپ کی اجازت سے ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، rules کے مطابق تو آپ کی اجازت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ ہماری تحصیل دیپالپور کی ایک بہت بڑی "رحمانی فیملی" جو کہ Businessman Community ہے اور تقریباً سالانہ کروڑوں روپے ٹیکس ادا کرتی ہے، کچھ عرصہ پہلے کچھ شرپسند لوگ ان کی فیکٹری پر حملہ آور ہوئے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا لیکن حسب روایت اور جو طریق کار ہے، اس کی مکمل

CCTV footage موجود ہے۔ کارروائی تو ان کے خلاف ہونی چاہئے تھی لیکن ان کے خلاف درخت چوری کا پرچہ دے دیا گیا۔ پولیس صلح کے لئے بضد ہے، مجبور کر رہی ہے اور pressurize کر رہی ہے۔ میں محترم لاء منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو تھوڑا خود دیکھ لیں۔

منڈی احمد آباد میں دو افراد پر پولیس تشدد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! دوسرا issue یہ ہے کہ منڈی احمد آباد میں ہمارا ایک پولیس سٹیشن ہے وہاں پولیس دو آدمیوں کو لے گئی۔ موجودہ حکومت اور آئی جی پنجاب نے کہا ہوا ہے کہ کسی پر تشدد نہیں کیا جائے گا لیکن وہاں ان پر اتنا تشدد کیا گیا کہ ایک بندے کو مار مار کر اس کے بازو فریکچر کر دیئے گئے اور دوسرے کی تشدد سے کڈنی فیل ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق بھی ابھی تک کوئی لیگل کارروائی نہیں ہے، الٹا ان کو pressurize کیا جا رہا ہے کہ اگر آپ کارروائی کرو گے تو آپ کو پرچوں میں پھنسا دیں گے۔ یہ میرے دو issues ہیں جن کے بارے میں، میں راجہ صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ مہربانی فرما کر ان کو ضرور دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری معزز رکن سے بات ہوئی تھی اور میں نے ان سے request کی تھی کہ آپ مجھے رپورٹ منگوا لینے دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔ چونکہ اب یہ پیش کر چکے ہیں تو میں اس کو dispose of کروانے کے لئے یہ عرض کروں گا کہ جو کچھ معزز ممبر نے فرمایا ہے ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا ان سے رابطہ رہے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ انصاف بھی ہو گا۔ جو لوگ اس میں ملوث پائے گئے انہیں قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے گی۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

MR. CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday the 4th June 2021 at 9:00 AM.